

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 28 جون 2008ء بطابق 23 جمادی الثانی 1429 ہجری بروز ہفتہ بوقت دو پہر گیارہ بجرا پچپن منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر محمد اسمبلی بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسُوْنَ أَنفُسَكُمْ وَإِنْتُمْ تَتَلَوَّنَ الْكِتَبَ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝
وَاسْتَعِبُنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ط وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَشِعِينَ ۝ الدِّينَ
يَظْلُمُونَ أَنَّهُمْ مُّلْقُوْرَبِهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ ط

(پارہ نمبر اسورة القبرہ آیت نمبر ۳۲۳ تا ۳۲۴)

ترجمہ: کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو اور تم تو پڑھتے ہو کتاب پھر کیوں نہیں سوچتے ہو اور مدد چاہو صبر سے اور نماز سے اور البتہ ہو بھاری ہے مگر انہی عاجزوں پر جن کو خیال ہے کہ وہ رو برو ہونے والے ہیں اپنے رب کے اور یہ کہ ان کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (وقفہ سوالات) ظہور حسین صاحب اپنا سوال دریافت فرمائیں۔
میر ظہور حسین خان کھوسے: جناب! یہ سوال نمبر چھ ہے یہ پہلے سے موخر شد ہے۔

6 میر ظہور حسین خان کھوسے:

کیا وزیر آپا شی و بر قیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) گز شستہ تین سالوں کے دوران مانجوٹھی کینال کو کس قدر کیوں سک پانی دیا گیا ہے؟

(ب) مانجوٹھی کینال کتنے مقدار کیوں سک پانی کا حامل ہے۔ نیز کیا یہ درست ہے کہ مانجوٹھی کینال کے ڈی سلٹنگ کیلئے رقم مختص کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کس قدر رقم مختص کی گئی ہے۔ تفصیل

دی جائے؟

وزیر آبادی و برقيات:

(الف) گزشتہ تین سالوں میں مانجوٹھی کینال میں دس یومیہ اوسطاً پانی کے اخراج کی تفصیل
مندرجہ ذیل ہے:-

ء2007	ء2006	ء2005	
359 Cs	272Cs	283Cs	کم جون تا 10 جون
444 Cs	458Cs	416 Cs	11 جون تا 20 جون
404 Cs	238Cs	425 Cs	21 جون تا 30 جون
338 Cs	480Cs	410Cs	کم جولائی تا 10 جولائی
405 Cs	513 Cs	409 Cs	11 جولائی تا 20 جولائی
265 Cs	504Cs	391Cs	21 جولائی تا 31 جولائی
331 Cs	322Cs	341Cs	کم اگست تا 10 اگست
228 Cs	312 Cs	338 Cs	11 اگست تا 20 اگست
337 Cs	213Cs	362 Cs	21 اگست تا 31 اگست
313 Cs	384 Cs	321 Cs	کم ستمبر تا 10 ستمبر
289 Cs	266 Cs	277Cs	11 ستمبر تا 20 ستمبر
227 Cs	323 Cs	311Cs	21 ستمبر تا 30 ستمبر

(ب) اوج کینال میں پانی کے اخراج کی گنجائش 700 کیوںکے ہے۔

اوج کینال کے ڈی سلنگ کے لئے خوشحال پاکستان پروگرام کے تحت 10 لاکھ روپے مختص ہوئے اور یہ کام ضلعی حکومت جعفر آباد نے کرایا اس کے علاوہ مکمل آبادی کو اوج کینال کی صفائی کے ضمن میں 5 لاکھ روپے مختص ہوئے۔

جناب اسپیکر: منٹر ایریگیشن سوال نمبر 6

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آب پاشی و برقيات): یہ پہلے سے موخر شدہ ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
یہ بہت لمبا چوڑا ہے۔

M. Speaker: Answer taken as read . Any supplementary on Question No.6

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! میرے سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اوج کینال جو ہے سات سو کیوں کی گنجائش اس کے اندر ہے۔ اس کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ مکمل سلٹ آپ ہو گئی ہے اگر آپ پچھلا ریکارڈ دیکھیں اب سات سو کیوں کی بجائے اڈھائی، تین سو کیوں کی پانی مل رہا ہے۔

جناب اسپیکر: منٹر صاحب! آپ بیٹھیں جب آپ سے سوال پوچھا پھر جواب دیں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آب پاشی و برقيات): جناب! آوازنہیں آ رہی ہے؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! اس کا فائدہ سندھ کو پہنچ رہا ہے میر اس سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اوج کینال کی گنجائش سو کیوں کی ہے اس سے ایک لاکھا میکڑ میں سیراب ہوتی ہے تو پچھلے سالوں میں یہ ریکارڈ میں ہے ہمیں پانی دو سو تین سو کیوں کی ملتا رہا ہے بقایا تین سو کیوں کی سلٹ آپ ہوئیکی وجہ سے اور صفائی نہ ہونے کی وجہ سے نہیں مل رہا ہے یہ سندھ چوری کر کے لے جاتا ہے ویسے پہلے بھی لے جاتا تھا اس کی صفائی کا کوئی بندوبست ہوتا کہ پانی ملے۔

جناب اسپیکر: وزیر صاحب! وہ کینال سلٹ آپ ہو گئی ہے پانی کم مل رہا ہے اس ملکے کی صفائی کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آب پاشی و برقيات): یہ صحیح ہے کہ واقعی یہ نہ کافی سلٹ آپ ہو چکی ہے اور اس کے لئے ہم 90 ملین کا پیسی ون بنایا ہے اور یہ بھی تک پی اینڈ ڈی میں پڑا ہوا ہے معزز زمبر کو میں یہ بتا دوں اگر وہ پیسے دے دیں جس کا ہم نے پیسی ون بنایا ہے 90 ملین کا ہے اور آپ نے جو فرمایا ہے کہ یہ جو کمی ہے میرے خیال میں یہ اتنی نہیں ہے آپ کی اوج کینال کا پانی وہ سات سو کیوں کی ہے۔ آج میں نے پتہ کیا ہے پانچ سو کیوں کی پانی وہاں مل رہا ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: جناب! آپ کی یہ بات بجا ہے لیکن اس میں اتنی گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہ اتنا پانی اٹھا سکے۔

جناب اسپیکر: اس کے بعد ان کی صفائی کا پروگرام ہے پی اینڈ ڈی میں پی سی ون جمع ہے یہ جواب وزیر صاحب نے دے دیا ہے۔ ظہور حسین کھوسمہ صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔

7 میر ظہور حسین خان کھوسمہ:

کیا وزیر آپا شی و بر قیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حیر دین ڈرین ایک بڑا ڈریچ سسٹم ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈیرہ اللہ یا صحبت پور میں اس سسٹم کا ایک علیحدہ ڈویژن کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتالی جائے؟

وزیر آپا شی و بر قیات:

(الف) ہاں ڈریچ ایک بہت بڑا سسٹم ہے۔

(ب) محکمہ آپا شی و بر قیات حکومت بلوچستان ڈریچ سسٹم کا علیحدہ ڈویژن کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اور سابقہ ادوار حکومت میں بھی SNE بھجوائی گئی ہے۔ لیکن بلوچستان اسمبلی کی منظوری التواء میں پڑی ہے جو نبہی بلوچستان اسمبلی سے منظوری ملی تو الگ ڈریچ ڈویژن کا قیام عمل میں آجائے گا اور اس سے بہت بڑا فائدہ ان دو اضلاع نصیر آباد اور جعفر آباد کو ہو گا۔

جناب اسپیکر: جی منستر ایریگیشن!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپا شی و بر قیات): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: یہ مؤخر شدہ سوال ہے۔

جناب اسپیکر: یہ مؤخر شدہ نہیں ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: نہیں جناب! یہ آج کے لئے رکھا گیا تھا۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپا شی و بر قیات): ظہور صاحب! آپ یہ کون سوال کر رہے ہیں؟

جناب اسپیکر: سوال نمبر 7 پر مبنی ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: جناب! حیر دین ڈرچ ایک بہت بڑا ڈرچ سسٹم ہے۔ یہ سوال نمبر سات پچھلی دفعہ بھی آیا تھا اور آج کے لئے یہ مؤخر تھا۔
سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و بر قیات): ہاں حیر دین بہت بڑا ڈرچ سسٹم ہے۔

M. Speaker: Answer taken as read . Any supplementary on Question No.7

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: جناب! یہ حیر دین ڈرچ ایک بڑا سسٹم ہے۔ یہ سوال نمبر 7 ہے جو پچھلی دفعہ آیا تھا جسے آج کے لئے مؤخر رکھا گیا۔ حیر دین جعفر آباد نصیر آباد، حیر دین ڈرچ کا نام ہے وہاں پر تقریباً سولہ سو کیوں سک پانی وہاں سے وہ سیم اور کلر کا یہ تھوک کا پانی اُسکے ذریعے نکلتا ہے جو سی چیز ہوتا ہے۔ تو وہاں اس سسٹم کو ایک ایک ایس ای این اوستہ محمد چلا رہے ہیں۔ چونکہ اُس کی توجہ کیر تھر کی طرف تھی اور دوسرے مانزز کی طرف بھی ہے۔ کہنے کا مقصد یہاں یہ ہے کہ الگ سا ڈویژن بنایا جائے تاکہ اُس اپیلیکیشن کا الگ سا ایکس ای این ہو اور اُس کے اوپر توجہ ہو سکے تاکہ پانی کی نکاسی آسانی سی ہو سکے۔
جناب اسپیکر: ok جی منسٹر اری گیکشن!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و بر قیات): جی اس کا بھی ایس ای پچھلی حکومت نے بنائے، پی اینڈ ڈی میں ابھی بھی پڑا ہوا ہے جو نہیں پیسے میں گے تو اس کے لئے بھی نیا ڈویژن بنائیں گے۔ سارا جو مسئلہ ہے وہ پیسوں کا ہے۔ پی اینڈ ڈی میں already پچھلی گورنمنٹ جو ہے اس سے پہلے بھی اسکی ایس ایں ای جا چکی ہے شاید معزز ممبر کو پتہ ہو گا۔ کہ اس کی ایس ایں ای already پی اینڈ ڈی میں پڑی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: تو آپ اس کو pursue کریں پی اینڈ ڈی سے تاکہ الگ سا سب ڈویژن ہو اور مسئلہ حل ہو۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و بر قیات): ٹھیک ہے جی۔

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: Thank you very much.

جناب اسپیکر: 24 جون کے مؤخر شدہ سوالات۔ میر ظہور حسین کھوسمہ صاحب اپنا سوال نمبر پکاریں۔

1 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر آپا شی و بر قیات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے۔ کہ ضلع جعفر آباد میں بمقام جیانی روٹھ عبد الحمید کھوسہ گرڈ اسٹیشن کے قیام کی منظوری ہوئی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو نکورہ گرڈ اسٹیشن پر کسر کام مکمل ہو چکا ہے نیز باقی ماندہ کام کب تک پایہ تکیل کو پہنچ گا۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر آپا شی و بر قیات:

(الف) جی ہا۔

(ب) اب تک KV 33 اور KV 11 فیڈر لائے مکمل ہو چکی ہے اور دو عدد پاؤ ٹرانسفارمر 4MVA اور KV 33/11 کی فاؤنڈیشن مکمل ہو چکی ہیں۔ کنٹرول روم کا کام اور ٹرانسفارمر کی تنصیب کا کام اس سال اکتوبر تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر: Question No. 1 منظر ایریگیشن صاحب!

M. Speaker: Answer taken as read, any supplementary?

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر صاحب! سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہاں پر بجلی بالکل low voltage ہے۔ تو گرڈ اسٹیشن واپڈاوالوں نے کوئی تین چار سال پہلے بنانے کا ایک پروگرام بنایا تھا۔ لیکن واپڈاوالوں کی رفتار اتنی سُست ہے۔ یعنی گوٹھ جیانی عبد الحمید میں وہاں پر گرڈ اسٹیشن بنانا ہے اس نے کچھ پر اگر لیں دکھایا ہو گا حالانکہ میں اُن کے پاس دو دفعہ گیا ہوں تو اُن کو پتہ ہی نہیں تھا کہ کوئی گرڈ اسٹیشن شاید بن رہا ہے۔ لیکن ابھی اچھا ہوا کہ سوال سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ پر اگر لیں ہے کچھ گرڈ اسٹیشن پر۔ تو اُس کو جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ کوئی سپلائمنٹری question نہیں ہے۔ یہ جواب آ گیا ٹھیک ہے جی۔

میر ظہور صاحب اگلا سوال پکاریں۔

2 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر آپاشی و برقيات از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) سال 2005ء تا حال ضلع جعفر آباد اور نصیر آباد میں آبیانہ کی مد میں کل کس قدر رقم وصول کی گئی ہے؟ نیز فی ایکڑ اراضی پر آبیانہ ریٹ کی تفصیل بھی دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آبیانہ کاریٹ ہر سال بڑھایا جاتا ہے اگر جواب اثبات میں ہے سالانہ مذکورہ ریٹ کس قدر فیصد بڑھایا جاتا ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر آپاشی و برقيات:

(الف) آبیانہ کی وصولی کا کام محکمہ روینو کرتا ہے نیز آبیانہ ریٹ فی ایکڑ فصل خریف شالی 329.65 روپے جبکہ فصل ربیع ندم 186.09 روپے ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان کے نو ٹیکلیشن نمبر I&P/ADC-70/1858-1974 کے تحت ہر سال آبیانہ کی مد میں فی ایکڑ 13% اضافہ کیا جاتا ہے۔ مورخہ 24-5-1999 کے تحت ہر سال آبیانہ کی مد میں فی ایکڑ 13% اضافہ کیا جاتا ہے۔

جناب اپیکر: سوال نمبر 2 منظر آپاشی و برقيات!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): اس کو پڑھا ہو اقصور کیا جائے۔

M. Speaker: Answer taken as read , any supplementary on

Question No.2

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! یہاں پر چونکہ وہ شاید روینوڈی پارٹمنٹ سے اس کا جواب ملنا تھا کہ وہ آبیانہ کی کتنی کس قدر رقم ملتی ہے۔ صوبہ سرحد میں ڈیڑھ سوروپے فی ایکڑ آبیانہ ہوتا ہے۔ اس بجٹ پر بھی انہوں نے ذکر کیا ہے۔ صوبہ سندھ میں بھی ڈیڑھ سوروپے فی ایکڑ آبیانہ ہے۔ ہمارے بلوچستان میں انہوں نے 380 روپے فی ایکڑ آبیانہ رکھا ہے اور ہر سال اس کو ہم 13% بڑھائیں گے۔ پہلے سے زمینداری بہت پیچھے ہے۔ کھاد کی قیمتیں بہت زیادہ ہیں۔ تو اس کو براہ کرم جس طرح سندھ میں Fix رکھا گیا ہے صوبہ سرحد میں fix رکھا گیا ہے کوئی وہاں پر percentage کے حساب سے نہیں بڑھایا جاتا۔ تو یہاں پر بھی اس کو fix کیا جائے۔ اور یہ رقم بہت زیادہ ہے یہ ایگیشن کو ملنی چاہئے۔ ایگیشن

والے سروے کریں۔ بجائے کہ ریونیو والے اُس کا سروے کریں اور پیسے لیں۔

جناب اپیکر: جی منستر ایریگیشن!

سردار محمد اسلم بن بخود (وزیر آپاٹی و بر قیات): جناب! جیسا کہ معز زمبر نے فرمایا یہ سارا ریونیوڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ تو وہ جو fix کا کہہ رہے ہیں جو سندھ وغیرہ میں ہے تو اگر یہاں بھی fix کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن اسوقت میں آپ کو جو پوزیشن تھوڑی بتاؤں تو اسوقت بھی تقریباً ستر کروڑ روپے زمینداروں پر واجب الادا ہیں۔ صرف ہماری جو ریکورڈ ہوتی ہے۔۔۔۔۔ نہیں بیانوے کروڑ تھے جس میں سے باکیس کروڑ روپے ریونیوا کٹھا ہوا ہے لیکن اب تک ستر کروڑ روپے جو زمینداروں پر واجب الادا ہیں پرانے اور وہ نہیں دے رہے ہیں۔ اور یہ جو collection کا جو سٹم ہے یہ سارا ریونیوڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ اُسکے پتواری جاتے ہیں زمینداروں کے پاس۔ کتنا وہ لیتے ہیں کتنا نہیں لیتے ہیں اسکا ایریگیشن سے واسطہ نہیں ہے۔ میں تو یہ suggest کرتا ہوں جس طرح ہمارے معز زمبر نے فرمایا کہ اگر یہ ایریگیشن کا ہے تو چاہیئے یہ تھا کہ یہ پیسے ہم اکٹھا کرتے ہمارے پاس ہوتے۔ لیکن پیسے ریونیو والے اکٹھا کرتے ہیں اور ہمیں پتہ نہیں ہے۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اتنے پیسے ان کے واجب الادا ہیں۔

جناب اپیکر: جی منستر صاحب! ایمیں ایک چیز ذرا آپ دیکھیں جو معز زمبر نے ضمنی سوال کیا ہے کہ

ہر سال ۔۔۔۔۔

سردار محمد اسلم بن بخود (وزیر آپاٹی و بر قیات): جی۔

جناب اپیکر: آپ کا ملکہ جواب دے رہا ہے کہ 13% ایمیں increase ہو رہا ہے۔

سردار محمد اسلم بن بخود (وزیر آپاٹی و بر قیات): جی۔

جناب اپیکر: تو اس چیز کو دیکھیں کہ واقعی زمینداروں کے ساتھ نا انصافی ہو گی کہ ہر سال آبیانہ میں 13% کا increase ہو جکہ باقی صوبوں میں نہیں ہے۔ یہ ملکہ ریونیو اور ملکہ ایریگیشن مل کے اس مسئلہ کو ذرا حل کریں۔

سردار محمد اسلم بن بخود (وزیر آپاٹی و بر قیات): جی میں اس کے متعلق معلوم کر کے پھر معز زمبر کو بتاؤں گا۔

جناب اپیکر: جی ہاں اس کو ذرا حل کر دیں۔ شکریہ!

میر ظہور حسین خان کھوسے: جناب اپیکر صاحب! بہت شکر یہ۔ کیونکہ اور صوبوں میں نہیں ہے۔

جناب اپیکر: جی مختصر مدد۔

مختصر مدد شمع پروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی) : thank you - میں میر ظہور کھوسے صاحب کی اس بات کو support کرتی ہوں۔ کیونکہ ہر سال، یہ کچھلی دفعہ بھی ہماری کی بنیٹ میں یہ پیش ہوا تھا اور اس پر میں نے بہت، اسکو highlight کیا تھا۔ اور میں نے کہا تھا کہ میں بالکل ہم جتنے زمیندار ہیں اُس اپریا کے اس کو ہم قبول نہیں کریں گے کیونکہ اگر آپ comparatively دیکھیں کہ ایک ایکٹر پر ڈیڑھ سو اور ایک ایکٹر پر یہاں پر جو figure دیا ہوا ہے 329.65۔ اور جیسا کہ منسٹر صاحب نے ابھی بتایا کہ جو زمیندار ہیں ان پر اتنے dues ہو گئے ہیں کہ وہ ان کو دے ہی نہیں رہے ہیں۔ تو ہندز امیری بھی ایک ریکوئیسٹ ہے اپنے وزیر آپاشی سے کہ اس مسئلے کو یونیو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کے حل کر دیں اور کم سے کم زمینداروں سے آبیانہ لے لیں۔ کیونکہ input جو ہے وہ زیادہ ہے جیسا کہ میر ظہور کھوسے صاحب نے بتایا۔ کھاد، ڈیزل اور نیچ کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں تو اس طرح جو زمیندار ہیں کسی بھی صورت میں یہ واجب الادار قم نہیں دے سکتے ہیں۔ شکر یہ!

جناب اپیکر: جی شکر یہ۔ منسٹر صاحب آپ نوٹ کر لیں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات) : جناب! میں ذرا اوضاحت کر دوں کہ جو بی بی نے بات کی۔ محکمہ نے فلیٹ ریٹ مقرر کرنے کے لئے سمری کابینہ کو منظوری کے لئے بھجوائی تھی۔ لیکن کابینہ نے وہ سمری مسترد کر دی ہے۔ اگر دوبارہ چونکہ بی بی نے -----

جناب اپیکر: آپ اس کو دوبارہ take up کریں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات) : جی۔ اب ہم اس کابینہ کے خود ممبر ہیں دوبارہ اسکو take up کریں گے۔

جناب اپیکر: فناں منسٹر صاحب! پلیز ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں منسٹر فناں پلیز۔ جی منسٹر کیونکیشن

Is on point of order.

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات) : جناب اپیکر صاحب! جس طریقے سے وزیر آپاشی نے

یہاں پر اعتراف کیا کہ 92 کروڑ روپے ریونیوکی میں نصیر آباد، جعفر آباد اور جھل مگسی کے علاقوں سے ملتے ہیں۔ لیکن اُس علاقے پر جو رقم وہاں کے زمیندار دیتے ہیں۔ لیکن جتنا ریونیو نصیر آباد، جعفر آباد اور جھل مگسی کے علاقوں سے محکمہ آپاشی مختلف مد میں زمینداروں سے وصول کرتا ہے لیکن اُس لحاظ سے زمینداروں کو اتنی سہولتیں میسر نہیں ہوتی ہیں۔ میں وزیر آپاشی سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہاں سے جو revenue collect ہوتا ہے اُس علاقے سے تو کم از کم اُس علاقے کی محکمہ آپاشی کے اُس نظام کو بہتر بنانے کے لئے وہ رقم وہاں پر خرچ ہونی چاہیئے۔ ساتھ ہی ایک اور وزیر آپاشی سے اس سوال کے حوالے سے ایک عرض کروں گا کہ اوج پاور پلانٹ کو جو پانی کی سپلائی ہوتی ہے ڈیرہ مراد جمالی شہر سے تو اوج پاور پلانٹ ایک کروڑ روپے سالانہ کی گرانٹ دے رہا ہے اُن کو۔ میری اُن سے یہ درخواست ہے کہ وہ ایک کروڑ روپے کی جو رقم ہے وہ بھی محکمہ آپاشی یا وہاں کے علاقے کی ترقی پر خرچ ہونی چاہیئے نہ کہ وہ رقم کسی اور علاقے پر خرچ ہو۔

جناب اپیکر: ok. جی۔ میر ظہور حسین کھوسے صاحب اپنا اگلا سوال پکاریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسے: جناب! سوال نمبر 3۔ اسکو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اپیکر: ایک منٹ کو ٹیکھن اپنا پکاریں۔

3☆ میر ظہور حسین خان کھوسے:

کیا وزیر آپاشی و بر قیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران مانجھوٹی کینال کو کقدر کیوں سک پانی دیا گیا ہے؟

(ب) مانجھوٹی کینال کتنے مقدار کیوں سک پانی کا حامل ہے۔ نیز کیا یہ درست ہے۔ کہ مانجھوٹی کینال کی ڈی سلٹنگ کیلئے رقم مختص کی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کقدر رقم مختص کی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر آپاشی و بر قیات:

(الف) گزشتہ تین سالوں میں مانجھوٹی کینال میں دس یومیہ اوسطاً پانی کے اخراج کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

2007ء	2006ء	2005ء	
359 Cs	272Cs	283Cs	کیم جون تا 10 جون
444 Cs	458Cs	416 Cs	11 جون تا 20 جون
404 Cs	238Cs	425 Cs	21 جون تا 30 جون
338 Cs	480Cs	410Cs	کیم جولائی تا 10 جولائی
405 Cs	513 Cs	409 Cs	11 جولائی تا 20 جولائی
265 Cs	504Cs	391Cs	21 جولائی تا 31 جولائی
331 Cs	322Cs	341Cs	کیم اگست تا 10 اگست
228 Cs	312 Cs	338 Cs	11 اگست تا 20 اگست
337 Cs	213Cs	362 Cs	21 اگست تا 31 اگست
313 Cs	384 Cs	321 Cs	کیم ستمبر تا 10 ستمبر
289 Cs	266 Cs	277Cs	11 ستمبر تا 20 ستمبر
227 Cs	323 Cs	311Cs	21 ستمبر تا 30 ستمبر

(ب) مانچوڑی کینال 605 کیوںک پانی کے اخراج کا حامل ہے روان مالی سال 2007-08ء کے دوران مانچوڑی کینال کی ڈی سلنگ کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: منظر ایریکیشن!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و برقيات) : یہ برا question ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

M. Speaker: Answer taken as read , any supplementary on

Question No.3

میر ظہور حسین خان کھوسہ: یہ بھی مانچوڑی کینال ہے وہاں پر جو سندھ سے نکلتی ہے۔ اور بھی سندھ سے نکلتی ہے۔ یہ ہماری ڈی سلنگ نہ ہونے کی وجہ سے، صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا پانی سندھ لے جاتا ہے۔

تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اونچ اور مانجوٹھی کینال کی صفائی ایریکیشن ملکہ کرتا رہتا کہ پانی ہمارا ہمیں بلوجچتان کے حصے کو پورا ملتا کہ ہمارے زمیندار خاص کر کسان suffer نہیں کریں۔

جناب اسپیکر: جی ٹھیک ہے۔ منظر صاحب شاید پہلے جواب دے چکے ہیں اسکیں مانجوٹھی بھی شامل ہے۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): مانجوٹھی کینال کی جی پوزیشن یہ ہے کہ یہ چھ سو انچ کیوسک پانی کے اخراج کی حامل ہے۔ لیکن رواں ماں سال میں مانجوٹھی کینال کے لئے اُس کی ڈی سلٹنگ کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔ کوئی رقم اسکے لئے نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں ابھی آئندہ آپ کا کوئی plan ہے؟

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): میرے خیال میں اس دفعہ جو پی ایس ڈی پی بنی ہے اس میں بھی اسکے لئے کوئی پیسہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: تو آپ تھوڑا اس کو take up کریں۔ یہ زمینداروں کے مفاد میں ہے تو پلیز اسکو کیجھ لیں۔ جی منسٹر ایکساائز صاحب!

میرستم خان جمالی (وزیر ایکساائز ڈیکسیشن): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! پانی کے مسئلے پر میں ظہور کھوسہ صاحب کی تائید کرتا ہوں۔ یہ میرے پاس ایک ریکارڈ ہے پانی جو ہمیں نہیں مل رہا ہے 2005ء میں ہمارے پاس آف اسٹریم 9805 کیوسک۔ نان اسٹریم تھا from Sindh. 42215، اُس وقت ہمیں جو پانی ملتا تھا جو آج کی تاریخ ہے یہ date wise ہے 2005ء 28 جون کو۔ اُسوقت جو پانی تھا وہ آٹھ فٹ نو انچ تھا جو ہمارا حصہ تھا۔ 2006ء 28 جون 72 ہزار کیوسک ہمارے پاس آف اسٹریم تھا یہ سکھ بیرانج سے 24 ہزار 6 سو ڈاؤن اسٹریم تھا جی اُسوقت ہمیں جو پانی ملتا تھا وہ تھا 7.09 فٹ۔ 2007ء میں ایک لاکھ 63 ہزار 5 سو 30 کیوسک۔ آف اسٹریم ایک لاکھ 22 ہزار 9 سو 40 ڈاؤن اسٹریم تھا جی۔ اُسوقت 28 جون last year تھا۔ آٹھ فٹ تین انچ ہمیں پانی ملتا تھا۔ 2008ء آج کا دن جی، آف اسٹریم جو ہے ایک لاکھ 35 ہزار 8 سو 32 کیوسک۔ اور صبح جو ہمیں فگر ملی ہے وہ 92757 کیوسک ڈاؤن اسٹریم تھا جی۔ اور آج کے دن ہمارا 7.3 فٹ پانی ہے۔ اس حساب سے آج بھی ہمارا ایک فٹ پانی کم ہے جو تقریباً 9 سو کیوسک بتتا ہے۔

کیہ تھر کینال کے لئے سندھ سے نہیں مل رہا۔ میں نے پہلے بھی ریکوئیٹ کی تھی چیف منٹر صاحب سے، ایریگیشن منٹر سندھ سے بھی میری بات ہوئی ہے۔ اور منٹر صاحب سے بھی یہ ریکوئیٹ کروں گا جی کہ اور Action should be taken by Chief Minister to Chief Minister.

کل یا پرسوں ایک سکھر بیراج پراؤں کے ایریگیشن منٹر۔ ہم اڑ رہے ہیں اس وقت We are Nine

Hundred C.short تھا جو پچھلے Thank you very much۔ کا تھا۔

جناب اسپیکر: منٹر صاحب! یہ چیزیں نوٹ کر لیں۔ میر ظہور حسین صاحب اپنا اگلا سوال پُکاریں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبادی و برقيات): ہمارے علاقے میں پانی کا مسئلہ بہت ہی گھمیں رہا ہے اس وقت جو پوزیشن ہے واقعی جیسا کہ جمالی صاحب نے فرمایا ظہور صاحب نے فرمایا واقعی پانی کی بہت شارٹنگ ہے۔ تو کل یا پرسوں کے اخبار میں شاید آپ نے پڑھا ہو گا کہ ہم نے دیا تھا کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہمارا نمائندہ ارسلان میں ہے میں اُس کو واپس بلوجستان بُلا لوں گا۔ تو اُس کا تیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے 30 تاریخ کو واپڈاولے اور سندھ گورنمنٹ کے نمائندے اور ہمارے نمائندوں کی ایک وہاں میٹنگ ہو رہی ہے پانی کے سلسلے میں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک دونوں میں یہ مسئلہ کسی حد تک حل ہو جائے میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ سو فیصد ہمیں پانی ملے۔

جناب اسپیکر: میر ظہور حسین کو سے صاحب اپنا اگلا سوال نہیں پُکاریں۔

4☆ میر ظہور حسین خان کھوسن:

کیا وزیر آبادی و برقيات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

کچھی کینال میں پانی کے بہاؤ کی گنجائش کے قدر کیوں کر رکھی گئی ہے اس کینال پر کہاں کہاں کام ہو رہا ہے۔ اور یہ کام کس مرحلے میں ہے۔ نیز اس کینال کا کام کب تک مکمل ہو گا تفصیل دی جائے؟

وزیر آبادی و برقيات:

کچھی کینال واپڈاولی 2025 پروگرام کے تحت آبادی کا ترجیحی منصوبہ ہے۔ جس کا کام ہنگامی بنیادوں پر شروع ہے۔ کچھی کینال صوبہ پنجاب میں دریائے سندھ پر قائم تونسہ بیراج سے نکالی جارہی ہے۔ کچھی کینال میں 6000 کیوں کے بہاؤ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مجوزہ کچھی کینال موجودہ ڈیرہ غازی

خان کینال اور داخل برائج کے متوازی دائرے میں طرف تقریباً 300 کلومیٹر پنجاب میں فاصلہ طے کرنے کے بعد ضلع ڈیرہ بگٹی بلوچستان کی حدود میں داخل ہوگی۔ صوبہ بلوچستان میں کچھی کینال کی لمبائی 200 کلومیٹر ہوگی۔ صوبہ پنجاب میں سے گزرنے والی نہر کا حصہ پختہ ہے اور صوبہ بلوچستان میں مین کینال کا حصہ کچا ہے جبکہ 105 کلومیٹر لمبی برائج نہر میں اور راجا ہیں پختہ ہوں گی۔ کچھی کینال کا تمام آپاشی رقبہ (7,13,000 ایکڑ) صوبہ بلوچستان کے ڈیرہ بگٹی، نصیر آباد، بولان اور جھل مگسی اضلاع میں پھیلا ہوا ہے۔ صوبہ بلوچستان میں نہر سوئی شہر سے چند کلومیٹر دوری سے گزرتی ہوئی جیکب آباد سی روڈ کو چوڑا کے قریب سے کراس کرے گی اور گندھا وہ شہر کے قریب اختتام پذیر ہوگی۔ اس وقت پہلے مرحلے میں ضلع مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور (صوبہ پنجاب) میں 300 کلومیٹر اور ضلع ڈیرہ بگٹی (صوبہ بلوچستان) میں 96 کلومیٹر میں کینال اور 105 کلومیٹر ڈسٹری بیوشن سسٹم پر کام روائی دوائی ہے۔ مذکورہ کام ملکی اور غیر ملکی چھ کنٹریکٹرز کو سونپا گیا ہے۔ جو یہ کام واپڈا کی زیرگرانی سرانجام دے رہے ہیں۔ ڈیزائن اور تعمیری کام کی کواٹی کی دیکھ بھال کیلئے نیپاک کو مشیر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ صوبہ بلوچستان کی معاشی و اقتصادی حالت کو، بہتر بنانے کیلئے شروع کیا گیا ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل سے صوبہ میں معاشی انقلاب آ جائیگا۔ اور لوگوں کو روزگار کے موقع حاصل ہوں گے۔ منصوبے کی تکمیل سے پانچ بلین سالانہ کافائدہ حاصل ہوگا۔

نہر کی تعمیر کوتین مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن کی تکمیل کا شیدول درج ذیل ہے:-

مرحلہ 1۔ تو نسہ بیراج سے ضلع ڈیرہ بگٹی آخری حد تک (400 کلومیٹر) 31 دسمبر 2008ء

مرحلہ 2۔ ضلع ڈیرہ بگٹی کی آخری حد سے قبولہ نالہ تک (60 کلومیٹر) 30 جون 2009ء

مرحلہ 3۔ قبولہ نالہ سے ٹیل کچھی کینال تک (40 کلومیٹر) 30 جون 2010ء

تاہم ضلع راجن پور پنجاب اور ضلع ڈیرہ بگٹی بلوچستان میں روز بروز بڑھتی ہوئی تحریکی کارروائیوں، بارودی سرنگوں کے پھٹنے، محدود کام کرنے کے اوقات اور امن و امان کی ابتو صورتحال کے پیش نظر کچھی کینال کی تعمیری سرگرمیاں بری طرح متاثر ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے منصوبے کے پہلے مرحلہ کی تکمیل کیلئے مزید اضافی وقت درکار ہوگا۔

M.Speaker:Question No.4 Minister Irrigation and Power.

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و برقيات): جناب اسپیکر! اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ یہ بہت ہی لمبا چوڑا سوال ہے یہ کچھی کینال کے بارے میں ہے۔

جناب اسپیکر: حی ٹھیک ہے۔ Answer taken is read, any supply on

Question No 4.

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر! کچھی پراجیکٹ کو 2008ء میں مکمل ہونا تھا اور ابھی بتایا جا رہا ہے کہ 2010ء میں جا کر مکمل ہو گا لگتا ہے کہ 2012ء تک بمشکل مکمل ہو سکے۔ پنجاب کے حصے کا 400 کلومیٹر پختہ بن گیا ہے جو ہمارے پانی کو استعمال بھی کر رہے ہیں۔ بلوچستان کے ڈیرہ بلگٹی کے علاقے میں جو 300 کلومیٹر ہے وہاں ریگستان sand ہے جو پانی یہاں تک پہنچ جائے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ سارا پانی ڈیرہ بلگٹی کے علاقے میں جذب ہو جائے گا اور جھل مگسی، بولان یا نصیر آباد تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اس لئے متعلقہ وزیر اس کو up take کر لیں تاکہ اس کو پختہ کیا جائے اور پانی کو ضائع ہونے بچایا جاسکیں۔ دوسری سوال یہ ہے کہ یہ چوڑا سے جائیگا تو کم زمینوں کو آباد کرے گا اس کو اگر بخوبی آباد کی طرف اوپر لے جایا جائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ زمینیں آباد ہو سکیں۔

جناب اسپیکر: حی مسٹر صاحب!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و برقيات): جناب اسپیکر! کچھی کینال مرکزی حکومت کا ایک بہت بڑا پراجیکٹ ہے جس طرح معزز ممبر نے فرمایا اس کی لمبائی تقریباً 500 کلومیٹر ہے جس میں سے 300 سو کلومیٹر پنجاب کے حصے میں آتا ہے اور باقی دو سو کلومیٹر بلوچستان میں، جو تین سو کلومیٹر پنجاب کے حصے سے گزرتا ہے واقعی وہ پختہ ہے۔ جو نہیں پانی بلوچستان میں داخل ہو گا وہ 200 کلومیٹر کچا ہے کیونکہ یہ مرکزی حکومت کا پراجیکٹ ہے۔

جناب اسپیکر: کیا یہ A-PC میں بھی کچا ہے؟

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و برقيات): جس وقت اس کی feasibility report بنا لئی تھی تو اس حوالے سے انہوں نے جو پنجاب کا حصہ ہے اس کو پختہ کیا گیا اور بلوچستان کا حصہ کچا ہے اس کے

تقریباً پندرہ سو کلو میٹر بنتے ہیں۔ distribution system

جناب اسپیکر: جی منستر آئی ٹی!

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹینالاوجی): میں ظہور حسین صاحب کی بات کی حمایت کرتی ہوں اور جیسا کہ متعلقہ وزیر صاحب نے وضاحت کی یہ بالکل صحیح ہے میری تجویز یہ ہو گی کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو وفاق سے رجوع کرے ہو سکتا ہے کہ A-PC کو دوبارہ revise کریں اور جیسا کہ اوپر 300 کلومیٹر انہوں نے ایک سسٹم کو پختہ کیا ہے جیسا کہ بتایا جا رہا ہے کہ زمین pores ریتیلا ہے اور پانی ضائع ہونے کا خدشہ ہے تو اس کو ضائع نہ ہونے کی صورت میں پختہ کیا جائے لیکن میری ایک suggestion ہے اگر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ وزیر صاحب ایوان میں تشریف فرمائیں میرے خیال میں کچھ نہ کچھ رزلٹ نکل آیا گا۔ شکریا!

جناب اسپیکر: جی منستر ایں اینڈ جی اے ڈی!

سردار شناع اللہ ذہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر! میں یہ وضاحت چاہوں گا کہ یہ جو تین سو کلومیٹر جو پنجاب میں پختہ بنایا گیا ہے کیونکہ کچھ کینال بن رہی ہے بلوچستان کے نام سے اور کچھ بھی بلوچستان میں ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا کچھ کینال سے پنجاب کی زمین آباد ہو رہی ہے یا نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس کو کہاں تک آگے لیجاں میں گے کچھ تو بہت بڑا علاقہ ہے اس کینال کا اختتام کہاں ہو گا؟

جناب اسپیکر: نقشہ دیا ہوا ہے اس میں لیکن منظر صاحب وضاحت کر لیتے ہیں رسم جمالی کو بھی سن لیتے ہیں

پھر اسکے بعد سب کا اکٹھا جواب لیتے ہیں۔ جی رسم صاحب!

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر! اس میں جو 300 کلومیٹر جو پنجاب کا ہے اس پر ہمیں جو بریفنگ دی گئی تھی کہ پنجاب کا پانی نہیں لیکن اس وقت جو پانی آ رہا ہے اس کو پنجاب باقاعدہ استعمال کر رہا ہے اور ہمیں جو figure دیا گیا ہمارے جو چار اضلاع ہیں اس میں 7 لاکھ 13 ہزار ایکڑ ہے اگر پنجاب ہم سے پانی لیتا ہے میرا اندازہ ہے کہ 70 سے زیادہ پمپ لگے ہوئے ہیں حالانکہ ایسے سمجھیں اگر وہ پانی نہیں ملے گا یہ جو سات لاکھ ایکڑ ہمارے کچھ کے

آباد ہو رہے ہیں بولان اور نصیر آباد کے تو میرے خیال میں ہم جا کر چار لاکھ ایکٹر پر کھڑے ہو گے۔ جیسا کہ معزز رکن فرمائی ہیں کہ اس پر اسلام آباد بات کی جائے کیونکہ یہ پانی صرف بلوچستان کے لئے تھا کسی اور صوبے کے لئے نہیں وزیر موصوف تو نسہیر اج کی visit کریں جہاں سے کینال نکل رہی ہے وہاں ہمارے بلوچستان کا جو چیف انجینئر بیٹھا ہوا ہے ان سے تفصیل مل جائے۔

جناب اسپیکر: حجی جعفر خان صاحب!

شیخ جعفر خان مندو خیل: شکریہ جناب اسپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے اس وقت جو بھی پرائیویٹ چل رہے ہیں بلوچستان کے لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ اس کی وجہی کینال سے ہو گا سات لاکھ ایکٹر زمینیں اس سے آباد ہو گی اور یہ تمام غیر آباد علاقہ ہے بہت اچھا منصوبہ ہے لیکن اس پر جس طرح معزز رکن فرمائی ہیں کہ due delay ہو رہا ہے۔ اس کو چیک کرنا پڑتا ہے اور جو lining of canal ہے کہ پنجاب کے علاقے میں انہوں نے lining کر دی وہ اچھا ہے کہ سب ہمارا پانی ہم کو پہنچے گا۔ اس پر یہ بھی technical objection آتی ہے کہ پرانی جو کینال ہے ان کو بھی گورنمنٹ کا پروگرام lining کا ہے اچھا نہیں بلکہ کسی وقت کسی استحکام پر جب فنڈ زہو نگے تو یہ جوزیر تعمیر ہے اس استحکام کی اگر lining کر دی جائے تو water wastage نہیں آیا گا اور علاقہ بھی سیم و تھوڑ کا شکار نہیں ہو گا۔ نمبر دو اس میں مشکل یہ ہے وہاں جو contractor کام کر رہے ہیں ہماری اپنی constructions company ہے حالانکہ ہم وہاں کام نہیں کر رہے ہیں لیکن جو چل رہی ہیں۔ لوکل کا بھی ان کو تھوڑا اس problem ہو رہا ہے جس طرح جمالی صاحب نے کہا یہ is under till زمینداروں میں آپ کو پتہ ہے نقصان دہ ہے حالانکہ ان aid میں انہوں نے opening نہیں دی جہاں تک میری معلومات ہیں legal کوئی استعمال کرتا لیکن illegal کو کس طرح prevent کرنا ہے یہ بھی ایک پوائنٹ ہے میرے خیال میں پرائیویٹ کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر جو بھی اس میں مشکلات ہیں ان کو دور کرنے کے لئے محترمہ شمع پروین مگسی صاحبہ جو کہ خود بھی state older ہیں کیونکہ اس کے علاقے میں بھی یہ پانی آتا ہے جماليوں اور عمرانيوں کے علاقوں میں آتا ہے یہ سب علاقے آباد ہونے ہیں۔ منسٹر ایریگیشن کی سربراہی میں یا چیف منسٹر کی سربراہی میں ایک

کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس کو فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ take up کیا جائے لیکن واپڈا ہے ڈیپارٹمنٹ ان کو لکھ دے گا وہ normal rotten میں اس کی کوئی تسلی بخش جواب دے کر فارغ کر دے گا۔ پلٹیکل بنیادوں کے اوپر ان کو لکھا جائے۔ اس میں پھر ہماری جو ذمہ داری بنتی ہے میں سمجھتا ہوں ہم کو بھی پورا کرنا چاہیے اگر علاقے کی کچھ مشکلات ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ یا واپڈا کی جو ذمہ داری ہے ان کو بھی پابند کریں۔

جناب اسپیکر: شکریہ thank you نسرین صاحبہ! آپ کی بات اسی سے related ہے۔

محترمہ نسرین حسن کھیڑان: میرا تعلق ایک کسان فیملی سے ہے اس علاقے سے جہاں ایشیا کا سب سے بڑا کینال سسٹم چل رہا ہے۔ جیسے جعفر خان صاحب نے کہا کہ لوکل لوگوں کا کافی positive روپ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ایرے کو look after کریں اور پاک کرنے کیلئے especially بلوچستان کے حصے میں تھوڑا اپنی آتا ہے۔ اس کو save کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کی نالیوں کو پختہ کریں۔

جناب اسپیکر: جی منستر صاحب! اگر آپ ممبر زمبر کے پوائنٹ کا جواب دیں۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و بر قیات): جناب اسپیکر! جس طرح معزز اراکین نے فرمایا کیونکہ پنجاب سے اس کو پختہ کرنے کا مقصد یہی تھا کہ اس کا پانی ادھر ادھر ضائع نہ ہو پنجاب میں جو تین سو کلو میٹر پختہ بنایا ہے اس کا مقصود کہ پنجاب کے لوگ بلوچستان کا پانی استعمال نہ کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں جس طرح جعفر خان نے تجویز دی اگر بلوچستان کے حصے کا دوسوکلو میٹر کو پختہ کرنے اسی طرح محترمہ نے فرمایا کہ ایک کمیٹی بنائی جائے اور اس کے لئے کوشش کریں کہ یہ بلوچستان کے ایرے میں بھی یہ پختہ ہو اور ہمارا پانی ضائع نہ ہو یہ بڑی اچھی تجویز ہے انشاء اللہ ساتھیوں سے منورہ کر کے لائے عمل طے کریں گے۔

جناب اسپیکر: جیسے ہمارے معزز رکن سردار صاحب نے کہا کہ پنجاب اس وقت ہمارے حصے کا پانی استعمال کر رہا ہے۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و بر قیات): ابھی تک وہ پانی بلوچستان تک پہنچاہی نہیں۔

جناب اسپیکر: پانی ابھی تک نہیں پہنچا ہے؟

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و بر قیات): ابھی تک آیا ہی نہیں بلوچستان میں اس پر کام کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار شناہ اللہ زہری (وزیر امیں اینڈ جی اے ڈی): یہ جو تین سو کلو میٹر lining کی ہے اس پر پنجاب والوں نے مائنر کی نال بنائی ہیں یا نہیں؟ چونکہ پانی بلوچستان کا ہے اور بلوچستان کے لئے آرہا ہے اگر اس تین سو کلو میٹر کے ایسے پر اس پانی سے انہوں نے آبادی کی تو ہمارے لئے خاک پانی نج جائے گا ہم تک پانی پہنچے گا نہیں۔

جناب اسپیکر: مفہوم صاحب! سردار شناہ اللہ صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو تین سو کلو میٹر پنجاب کے ایسے سے یہ کچھی کینال جو بن رہی ہے چونکہ یہ کچھی کینال بلوچستان کے نام پر ہے۔ اور جو 30 یا 31 ارب کا تذکرہ ہوتا ہے وہ بلوچستان کے کھاتے میں آتا ہے کہ بلوچستان کی ڈولپمنٹ پرفیڈرل گورنمنٹ اتنی خلیر قم خرچ کر رہی ہے۔ لہذا آپ ایوان کو بتا دیں کہ اس تین سو کلو میٹر جو پنجاب کے ایسے سے پانی آتا ہے کیا وہاں پنجاب میں بھی پانی استعمال ہو گا یا براہ راست استعمال کئے بغیر وہ پانی بلوچستان آیا گا۔

ظہور صاحب! آپ بیٹھیں وزیر صاحب کو بولنے دیں۔ Let the minister speak. آپ نے اپنی بات کر لی۔ Let him reply.

میرز ستمن خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): اس میں یہ ہے کہ جی اس سے کوئی مائنر کینال نہیں بن رہی وہ پختہ ہے اور یہ پانی بلوچستان کیلئے ہے۔ اور میں چیز یہ ہے وہاں پر lift pump گے ہوئے ہیں جو پانی کو اٹھا رہے ہیں ان کو ختم کرنا ہو گا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ Let the minister answer that.

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپارٹی و بر قیات): قانونی طور پر پنجاب کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ بلوچستان کے اس کچھی کینال سے پانی لفت کرے غیر قانونی طریقے سے اگر وہ کر رہا ہے تو یقیناً جب پانی بلوچستان میں آیا گا تو اس کا سد باب بھی کیا جائیگا۔

جناب اسپیکر: جی ظہور صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسمو: اس میں ایسا ہے جب اس کچھی کینال کی feasibility پورٹ بن تھی تو اس کو مٹن کوٹ سے بننی تھی جو فاصلہ بلوچستان سے 33 کلومیٹر تھا لیکن پنجاب نے اعتراض کیا کہ جی ہماری

version میں چلی جائے گی۔ اس کو چھپ کر 400 کلومیٹر اور پر لے گئے اصل مقصد یہی تھا کہ اس پانی کو استعمال کیا جائے جس طرح رسم جمالي بتار ہے ہیں کہ lift pump Up کے ذریعے وہاں سے پانی اٹھایا جا رہا ہے۔ اور وہاں زمینیں آباد ہو رہی ہیں ہمیں پانی نہیں ملے گا۔ جب ہم 33 کلومیٹر کے فاصلے پر تھے مٹن کوٹ وہاں سے ہمیں پانی نہیں دیا گیا۔ کچھی کینال اس کو اور پر لے گئے 400 کلومیٹر جس طرح چشمہ بیراج انہوں نے بنایا تھا fluid کے لئے لیکن وہ تو fluid کے لئے استعمال نہیں ہو رہا تو ہر وقت استعمال ہو رہا ہے۔

جناب اپیکر: منظر ایری گیشن! معزز رکن کی جو reservation ہے وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے مشورہ کر کے اس پر فیڈ رل گورنمنٹ سے take up کریں تاکہ فناشون ہونے سے پہلے یہ معاملات حل ہو جائیں۔

سردار محمد اسلم بن بندجود (وزیر آب پاشی و برقيات): ٹھیک ہے جناب!

جناب اپیکر: ظہور حسین خان کھوسہ اپنا اگلا سوال دریافت کریں۔

5 میر ظہور حسین خان کھوسہ:

کیا وزیر آب پاشی و برقيات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ RD-238 ۳۴۲-RD انٹر پر کینال کی تعمیر کرنے کا منصوبہ مرکزی رصوبائی حکومت کے زیر غور ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو مذکورہ منصوبہ کس مرحلہ میں ہے۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر آب پاشی و برقيات:

(جواب موصول نہیں ہوا)

جناب اپیکر: Answer taken his read. اگر معزز زمبر کوئی Supply کرنا چاہے؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اپیکر! یہ جو 238 اور 342 آرڈی کے درمیان وہاں پٹ فیڈ رکا پانی گزر رہا ہے تقریباً آٹھ ہزار کیوں سک ہے یہ سطح زمین سے تقریباً چالیس فٹ اور بنایا گیا ہے جس کی وجہ سے دولاکھا کیڑ زمینیں وہاں سیم و تھور کا شکار ہو گئی ہیں تو پچھلے دور میں یہ کوشش کی گئی کہ اس کو پختہ کیا جائے

حالانکہ پنجاب کی تقریباً تمام کمی کینال ہیں سندھ میں کافی حد تک کمی ہیں ہماری ایک بھی کینال کمی نہیں اس کے لئے کچھلی دفعہ گورنمنٹ آف پاکستان نے اعلان کیا کہ اس میں سے کچھ کو 238 سے لیکر 342 تک کو پختہ کریں گے۔ لیکن اب تک اس کی کوئی feasibility report کے لئے پیسہ رکھا گیا تھا میں کہتا ہوں کہ بلوچستان کی واحد کینال ہے اس کو پختہ کیا جائے۔ ورنہ انظر پر کینال نکالی جائیں تا کہ اس کا پانی جوں جوں slide ہوتا ہے اور وہ پانی دوبارہ پٹ فیڈر میں نہ جائیں تا کہ زمین سیم و تھور سے نج جائے۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپیارش و برقيات): جناب! اس کا PC مرتب کرنے کیلئے consultant کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں جو نبی consultant اپنی رپورٹ بنائیں گے تو اس کے فنڈز کے لئے ہم حکومت سے رابطہ کریں گے۔ اس پر already consultant کام کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کے knowledge میں ہے اس پر کام ہو رہا ہے؟
سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپیارش و برقيات): جی ہاں بالکل۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے وقفہ سوالات ختم۔ سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔
کوئی ہے۔ No Rخصت کی کوئی درخواست نہیں ہے۔

جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 2 پیش کریں۔

تحریک التواء نمبر 2

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر صاحب! میں اسمبلی کے قواد و انصباط کا رجمریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ایک ماہ قبل خادم حسین کھوسہ ضلع نصیر آباد سے اور تنوری احمد کھوسہ ضلع جعفر آباد سے اغوا کئے گئے لیکن معمولی کی بازیابی کے سلسلے میں کوئی پیش رفت نہ ہونے کی بنا پر علاقے کے لوگوں میں انہائی بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے جس سے علاقے کا امن و امان کشیدہ اور خراب ہوتا جا رہا ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التواء نمبر 2 پیش ہوئی۔ ظہور صاحب! آپ اس کی مودودیت پر کچھ بات کریں؟
میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر! ویسے تو تمام بلوچستان میں امن و امان کا مسئلہ ٹھیک نہیں ہے لیکن

باخوص نصیر آباد میں آئے روز جعفر آباد میں وہاں پر چوریاں ڈکیتیاں انگواہ رائے تاوان کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سے پیشتر ایک ہندو انگواہوا ہوا تھا جو ضلع جعفر آباد پولیس کی کوششوں سے واپس ہوا ہے اس کے علاوہ بھی کچھ لوگ انگواہوئے ہیں لیکن ان کے لئے ابھی تک کوئی کوشش نہیں کی جا رہی ہے اگر کوشش ہو رہی ہے تو اس کے کوئی ثابت نتائج نہیں ملے ہیں تو گورنمنٹ اس طرف توجہ دے تاکہ ضلع میں امن و امان برقرار ہو اور جوان کی فیملی کے لوگ ہیں وہ پریشان ہیں تاکہ ان کی پریشانی دور ہو سکے۔

جناب اپیکر: مনظر! ایک منٹ بیٹھیں پلیز آپ تشریف رکھیں۔ ہوم منظر نہیں ہے گورنمنٹ کی طرف سے کون جواب دیگا۔ صادق صاحب! ایک منٹ آپ گورنمنٹ کا موقف دے رہے ہیں OK صادق عمرانی صاحب گورنمنٹ کی طرف سے جواب دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں صادق صاحب جواب دے رہے ہیں (مائیک بند) مولانا صاحب! You are the Govt! ٹھیک ہے گورنمنٹ کے behalf پر جب صادق صاحب بولیں گے تو وہ آپ کا بھی جواب دیدیں گے۔ جی منظر لوکل گورنمنٹ!

عبدالحق بشر دوست (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپیکر صاحب! کھوسہ صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے میں اس کے حق میں بھی کہونگا کہ وہ اس بارے میں سخت اقدامات اٹھائے جائیں اس کے علاوہ ڈپٹی اپیکر صاحب کا بھتیجا انگواہوا ہے اس پر بھی سخت اقدام اٹھایا جائے قلعہ سیف اللہ سے ایک آدمی کو انگواہ کیا گیا ہے اور وہاں پر تقریباً تمام سیاسی پارٹیوں کے لوگ اس بات پر اتفاق کر چکے ہیں کہ وہ اس انگواہ کے خلاف شہر میں ہڑتاں اور دوسرا کچھ جوان سے ہو سکتا ہے وہ اس سلسلے میں ہر قدم اٹھائیں گے تو اس سلسلے میں مولانا عصمت اللہ صاحب نے جو سی ایم صاحب سے ملتا بھی تھا لیکن صورتحال وہاں بہت گھمیز ہو چکی تھی اور مولانا عصمت اللہ صاحب قلعہ سیف اللہ تشریف لے جا چکے ہیں لہذا سی ایم صاحب کے نواس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ قلعہ سیف اللہ سے بھی ایک شخص انگواہوا ہے اس کو بھی بازیاب کرایا جائے۔

جناب اپیکر: OK جی جعفر خان صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اپیکر صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں تمام اسیبلی اور چیف منستر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراہونگا کہ اس وقت ایک خصوصی طور پر کھوسہ صاحب نے جو تحریک

التواء پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو منظور کیا جائے مجموعی طور لاءِ اینڈ آرڈر کے لئے دو گھنٹے رکھ جائیں تاکہ اس کے اوپر بحث کریں۔ یہ واقعی انغو اپہلے صرف اس علاقے سے ہوتا تھا جو کہ یہ سندھ neighbouring ہے سندھ میں تو آگ لگی ہوئی ہے ہرگھر میں مغم پڑھے ہوئے ہیں ایک بھی روڈ پر نہیں پھر سکتا سندھ میں تو یہ حالت ہے شکار پور ضلع میں ہمارا ایک رشتہ دار وہاں انغو ہو گیا تھا سی ایم صاحب کی کوششوں سے اور ہمارے دوسرے معززین کی کوششوں سے گیلو صاحب سب ہمارے دوستوں نے صادق عمرانی صاحب نے اس میں اپنی کوششیں کیں لیکن اس طریقے سے اگر لوگوں کو request کر کرتے رہیں گے اور منت سے لوگ لانے شروع کر دینگے تو encouragement اس کی اور ہو گی اس کے اوپر گورنمنٹ ایک پالیسی بنائے سب سے پہلے اسمبلی میں اس پر بحث کی جائے اور پھر گورنمنٹ ایک پالیسی بنائے کہ لاءِ اینڈ آرڈر کو کس طرح ہم لوگوں نے ایڈرس کرنا ہے ٹرک بولان میں آر ہے ہوتے ہیں انغو ہو جاتے ہیں سامان اتاردیتے ہیں ٹرک کدھری اور کھڑا کر دیتے ہیں پھر مالک کو اطلاع دیدی جاتی ہے مالک جا کر کے پانچ دس لاکھ روپے دیکر کے اپنا ٹرک چھوڑوا دیتا ہے جو un reported کیس ہے کچھ کیسز reported ہوتے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے عوام کو امن provide کرنا طالبان نے افغانستان میں معاشی طور پر کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں کی لیکن عوام کو امن provide کیا آج تک لوگ ان کو اچھے نام سے یاد کر رہے ہیں۔ یہاں جو ہمارے حالات ہیں یہ نہیں کہ آج ہیں دو مہینے سے یا تین مہینے سے کافی عرصے سے یہ حالات بگڑے ہوئے ہیں اب تو یہ نیا trend انغو ابرائے تاوان بلوجستان میں بھی شروع ہو گیا جو کہ ہمارے ماحول میں قبائلی معاشرے میں یہ چیز نہیں تھی میں سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں کو دیکھنے کے لئے اس تحریک التواء کو منظور کر کے throughout حکومت اس کے اوپر بحث کرے اس اسمبلی میں اور ایک متفقہ موقف بنائے کہ اس کو کس طرح ایڈرس کرے حالات مشکل ہیں پڑوسی ممالک بھی اس میں involve ہیں اب بھی افغان مہاجرین جو زمانوں سے آئے ہیں وہ بھی اس involve ہیں اب دوسرے علاقے سے جو بھوکے ننگے آگئے ہیں کوئی میں وہ لوگ بھی اس میں involve ہیں پچھلے دونوں آرمی معاملات کی وجہ سے جو لوگ involve ہوئے ہیں وہ بھی اس میں involve ہیں ان سب کو کس

طرح handle کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ ضرورت ہے کہ اس تحریک پر بحث کی جائے اور اسپیشلی مطیع اللہ آغا صاحب کا جو بھتیجا انگو ہوا ہے وہ بھی اس گورنمنٹ کے ہیں بلکہ مجھے ابھی کسی نے بتایا کہ ناظمین میں سے کوئی تھا کہ کوئی سے آگے روڑ پر ایک آدمی انگو ہو گیا تو ہم پولیس کے پاس گئے انہوں نے کسی آدمی کا نام بتایا کہ آپ فلاں کیسا تھوڑا باطکر لیں ہم نے اس آدمی کے ساتھ رابطہ کر لیا اس نے پھر دو دن میں چھوڑ دیا کچھ لے دیکر کے یعنی کہ پولیس اس حد تک میں سمجھتا ہوں کہ ناکام ہو چکی ہے اس کے بھی بس سے باہر ہو چکا ہے میں ڈر رہا ہوں کہ یہ سندھ والا معاملہ یہاں زور نہ کپڑا لے تو یہ قبائلی معاشرہ ہے اور یہاں اس سے قبائلی دشمنیاں پھیل جاتی ہیں۔

جناب اسپیکر: شکریہ! جی صادق صاحب! آپ گورنمنٹ کے behalf پر بیان دیں۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر موصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! محترم ظہور حسین کھوسے صاحب نے جو تحریک التواء پیش کی یقیناً بلوچستان کے حالات جو ہیں کچھ تو تیں ایسی ہیں وہ چاہتی ہیں کہ یہاں کی حکومت غیر مختکم ہو سازشوں میں مصروف ہیں جہاں تک نصیر آباد اور جعفر آباد اور جناب ڈپٹی اسپیکر کے بھتیجا کا انگو۔ انگو کی وارداتوں میں جو قوتیں ملوث ہیں یہاں مخلوط حکومت کے سربراہ نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب نے واضح طور پر امن و امان کی بھالی کے لئے ہدایات دے رکھی ہیں اس سلسلے میں انہوں نے واضح ہدایت دی ہے ملکہ داخلہ کو پولیس سربراہ کو کسی بھی شخص کے ساتھ کوئی بھی رعایت نہ کی جائے اور حکومت امن و امان کی بھالی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اور اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے واضح ہدایات دے رکھی ہیں اتنے بڑے صوبے میں مدتیں سے یہ جو صورتحال یہاں رہی ہے اس کو بہتر بنانے کے لئے نواب صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان کی دن رات کاوشوں اور کوششوں سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ صوبے کے اندر امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنایا جاسکے یہاں پر مخلوط حکومت ہے ہم تمام دوست یہاں بیٹھے اس حکومت کا حصہ ہیں ہماری ذاتی کوششیں بھی ہیں کیونکہ یہ خادم حسین کھوسے میرے حلقے سے تعلق رکھتا ہے ایک ٹیکر ہے کل ڈیرہ مراد میں اس کے خلاف اسٹرائیک بھی ہوئی احتجاجی مظاہرہ بھی ہوا میں ذاتی طور پر بھی اپنے قبائلی طور پر حکومتی سٹھ پر ہر جگہ پر اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس سلسلے میں واضح ہدایات دے رکھی ہیں اور ہمیں بھی پتہ ہے کیونکہ کچھ کوتایاں ہمارے ملکہ پولیس

میں ضرور ہیں اس کو بہتر بنانے کے لئے بھی کوشش کی جا رہی ہے خادم حسین کھوسے کی بازیابی کے لئے پلچر میں ایک جگہ پر چھاپے مارا گیا وہ پندرہ میں منٹ پہلے وہاں پر ان کو اطلاع ملی کہ پولیس کی اے ٹی ایف کا چھاپ ہے لیکن وہ مغوی کو وہاں سے اٹھا کے ڈیرہ بلگٹی کے پہاڑوں میں لے گئے وہاں جب پنچھے تو فائر نگ ہوئی اے ٹی ایف کا ایک سپاہی اس میں زخمی ہوا اور حکومت کی پوری کوشش ہے کہ خادم حسین کھوسے یا بلوچستان کے اندر جو قبائلی علاقے ہیں وہاں اس قسم کے واقعات نہ ہو اور ظہور خان کھوسے کے ساتھ اس تحریک میں ہم بھی شامل ہیں، ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور یقیناً وہ بھی قبائلی اثر رکھتے ہیں اپنی کاؤشوں سے اور حکومت کی جو بھی امداد اس سلسلے میں ہونے چاہیے تو وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اپنیں بتائیں کہ کیا وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور حکومت ہر سطح پر ان کی بازیابی کے لئے اقدامات اٹھائے گی۔

جناب اپیکر: حکومت کی ثبت یقین دہانی کے بعد اس تحریک التواء کو نمایا جاتا ہے۔ صادق صاحب! باہر کچھ پارٹیوں کے لوگ آئے ہیں مظاہرہ کر رہے ہیں اگر آپ سرکار کی طرف سے جائیں ان کی بات سنیں کوئی دو منستر صاحبان kindly چلے جائیں اسد بلوچ صاحب اور صادق صاحب آپ دونوں چلے جائیں ان کا کیا مسئلہ ہے؟

وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے میزانیہ بابت سال 09-2008ء ایوان کی میز پر رکھنے کی تحریک پیش کریں۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں وزیر خزانہ منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے میزانیہ بابت سال 09-2008ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب اپیکر: منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے ایوان کی میز پر رکھ دیے گئے۔ سرکاری کارروائی برائے قانون سازی وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی بلوچستان کے انسٹی ٹیوٹ آف انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ منچمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصادرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصادرہ 2008ء پیش کریں۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

شع پروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اپیکر! میں وزیر انفار میشن

ٹیکنا لو جی بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنا لو جی اینڈ منجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء پیش کرتی ہو۔

جناب اسپیکر: بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنا لو جی اینڈ منجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء پیش ہوا۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنا لو جی بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنا لو جی اینڈ منجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

شیخ پروین مگسی (وزیر انفارمیشن ٹیکنا لو جی): میں وزیر انفارمیشن ٹیکنا لو جی بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنا لو جی اینڈ منجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنا لو جی اینڈ منجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے مقتضیات سے مستثنی قرار دیا جائے۔

سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے؟ جی جعفر خان صاحب!

شیخ جعفر خان مندو خیل: ایوان کی توجہ اس چیز پر دلانا چاہوں گا میں سمجھتا ہوں کہ ایوان جو ہے وہ سب سے پہلے ہمارے نالی روڑ جو ہم لوگ discuss کرتے ہیں ان کے لئے گورنمنٹ ہوتی ہے ایوان جو ہوتی ہے وہ اسمبلی قانون سازی کے لئے ہوتی ہے لہذا قانون سازی کو کم ٹائم دینا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھی روایت ہے کیونکہ ڈیٹیٹری شپ کی علامت آجائی ہے کوئی بھی قانون سازی ہو گرت مہ کو تو ابھی ملا ہے یہ محکمہ غالباً ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سالوں سال بنتا ہو گا آتا ہو گا یہ مقتضیات سے جو مستثنی قرار دیتے ہیں وہ بہتر نہیں ہے میں سمجھتا ہوں اس کو اسمبلی discuss کرے اس کو کمیٹی vett کرے تاکہ اس کا ایک تو صرف وہ یورو کریٹ والا عمل اس میں رہ جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسمبلی کوئی بھی قانون ہو just Not only یا اگر اب اسمبلی منظور کرنا چاہتی ہے تو مجھے اس کے اوپر specialy not ایک کسی بھی قانون متفقہ قانون کے اوپر اعتراض نہیں ہے لیکن اعتراض والی بات یہ ہے کہ hardly cold جو

ہے fast جو بھی تحریک ہوتی ہے جو بھی قانون سازی ہوتی اس کو اچھا تصور نہیں کیا جاتا ہے اچھا قانون تصور نہیں ہے تاکہ ایوان کے علم میں تو آئے کہ ڈیبل کیا ہے ممبر ان کیا چاہتے ہیں غالباً اور وہ کو تو شاید تھوڑا بہت پتہ ہو جو کہ کینٹ میں آتے ہیں اس کو approve کرتے ہیں ہم کو تو بالکل اس کا علم نہیں ہے کہ is what is This law what is request ہبھی اس کے مساواء آپ سے بھی یہ ہو گی کہ حکومت سے آپ خود بھی یہ کہہ دیا کریں کہ ڈیبل کر دیا کریں Let the assembly discuss it, Thank you- اس کے بعد اگر آتی ہے تو وہ بہتر ہو گی۔

جناب اسپیکر: جی منٹر صاحب! ایک منٹ جی۔

شیخ پروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی): میں اس میں یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں کہ اس وقت جو ہمارے محترم colleague نے اس بات کو high light کیا تھا واقعی یہ بات درست ہے کہ اس پر بحث مباحثہ ہونا چاہیے لیکن ان کے نوٹس میں یہ بات میں لانا چاہتی ہوں کہ کینٹ میں یہ بہت تفصیلی طریقے سے discuss ہوا تھا اور کینٹ نے اس کو approve کیا تھا اس کے بعد یہ تجویز ہم نے دی تھی کہ اس کو یہاں پر ڈیبل کیا جائے اور پھر اس کی منظوری دی جائے۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: اس میں اس طرح ہے جعفر خان صاحب کہ ہاؤس کی کمیٹی unfortunately ابھی تک فارم نہیں ہو چکی ہیں، ہم نے اجلاس بھی بلا یا تھا وہ کمیٹی فارم نہیں ہوئیں جو اسٹینڈنگ کمیٹی ہیں جہاں ان کو ریفر کیا جائے تو۔ Shall I put it for vote?

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر صاحب! میں مخالفت نہیں کر رہا میں یہ بھی ماضی میں قانون سازی ہوئی ہے جو کہ تمام معطل کرتے ہوئے اس کی اچھی قانون سازی سمجھی جاتی۔

جناب اسپیکر: جی منٹر لوکل گورنمنٹ!

عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): جعفر خان مندوخیل صاحب ایک اچھی بات کر رہے ہیں اس کو اگر اسمبلی میں discuss کیا جائے تو یہ اور مزید clear ہو جائیگا اور اس پر ابھا نہیں رہے گا۔

جناب اسپیکر: منٹر صاحب! آپ نے تو کینٹ بنائے کے بھیجا ایک منٹ جی،

سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور کی کی)

تحریک منظور ہوئی مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء سمبلی قواعد کے قاعدہ نمبر 84 کے مقتضیات سے
مستثنی قرار دیا جاتا ہے، سرکاری قرارداد میں جی مشترک فناں!

میر محمد عاصم کرڈ گیلو (وزیر خزانہ): مہربانی اپسیکر صاحب! جو حسب روایات بجٹ کے بعد جو ہمارے ایم پی
اے ہائل اور اسمبلی کے ملازمین کے لئے ایک ماہ کی تاخواہ بجملہ الاؤنسز دینے کا جو اعلان ہوتا ہے میں نے
پہلے وعدہ کیا تھا On behalf of CM انہوں نے اس کی اپروول دیدی ہے میں اس کا ابھی باقاعدہ
اعلان کرتا ہے۔ (ڈیسک بجائے گئے)

جناب اپسیکر: سردار محمد اسلم بزنجو، میر محمد صادق عمرانی، مولوی محمد سرور، حاجی محمد نواز، مولوی عبدالصمد
جناب جے پرکاش اور ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری، آپ میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 4
پیش کریں۔ جی جے پرکاش صاحب!

مشترکہ قرارداد نمبر 4

جے پرکاش: شکریہ اپسیکر صاحب! کہ آپ نے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا، مشترکہ قرارداد نمبر 4 پر۔
ہر گاہ ضلع لسیلہ میں کوشل ہائی وے سے متصل درائے ہنگول پر مرکزی حکومت کا ڈیم تعمیر کرنے کا منصوبہ
ہے دریائے ہنگول کے کنارے ہندومندھب کا قدیم ہنگلاح ماتا جو مسلم برادری میں (نافی ماں) کے نام
سے معروف ہے مندرجہ قعہ ہے یہ مندر ہندومندھب کے پیروکاروں کی ایک بڑی بین الاقوامی عبادت گاہ
ہے اور ہر سال دنیا بھر سے ہزاروں عقیدت مندار میں منعقد ہوتا ہے۔ اور اس میں جناب! ایک لاکھ اقلیتی
علاوہ ماہ اپریل میں سالانہ مذہبی میلہ بھی اس مندر میں منعقد ہوتا ہے۔ اور اس میں جناب! ایک لاکھ اقلیتی
برادری کے لوگ دنیا بھر کے ہر حصے سے اس میں شریک ہوتے ہیں اس مندر میں منکہ ہوتا ہے اس مندر کی
اہمیت کا اندازہ اس حقیقت سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ دو سال پیشتر ہندوستان کے سابق وزیر خارجہ جسونٹ
سنگھ سرکاری مہمان کی حیثیت سے اس مندر میں 100 افراد پر مشتمل وفد کے ساتھ دورانیں گزار چکے
ہنگول ڈیم کی تعمیر سے ایک جانب ہندومندھب کی یہ عبادت گاہ زیر آب آئے گی تو دوسری جانب اس مندر
کی تمام راستے بھی بند ہو جائیں گے جس سے پاکستان سمیت پوری دنیا میں رہنے والے ہندومندھب کے
پیروکاروں کے مذہبی جذبات مجرور ہو گے جس سے پاکستان کے اتنی پرمنی اثرات مرتب ہونا ایک فطری

امر ہے۔ علاوہ ازیں نہ صرف آئین پاکستان بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی تمام مذہبی مقامات کی حفاظت حکومت کی اولین ذمہ داری میں شامل ہے۔ لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے مطالبہ کرے کہ ہندو مذہب کے پیر کاروں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ہنگول ڈیم کا منصوبہ فوری طور پر روکا جائے نیز چونکہ یہ منصوبہ صوبہ بلوچستان کے لئے منظور ہوا ہے لہذا صوبہ کے مفاد میں اس ڈیم کو بلوچستان کی کسی اور تبادل جگہ پر تعمیر کیا جائے تاکہ بلوچستان کے عوام کی حلقتی نہ ہونے کے ساتھ کسی کے مذہبی جذبات بھی مجروح نہ ہو۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 4 پیش ہوئی۔ محکین میں سے کوئی اگر بات کرنا چاہے اس پر جی سردار اسلام بزنجو!

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آپیاشی و برقيات): جناب اسپیکر! یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے ہنگول ڈیم جو پر پوز ہوا ہے جو بن رہا ہے جس طرح میرے دوست جے پر کاش نے بتایا کہ یہ ہندووں کا ایک مندر بہت ہی پرانا ہنگلائج کے نام سے وہ کافی مشہور ہے اگر یہ ڈیم وہاں بنایا گیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا جو مندر ہے یہ اس پانی کے اندر آ جائیگا اگر ڈیم کے ڈیزائن کو چینچ کرنے سے یہ damage نہیں ہوتا ہے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر اس کو بناتے ہیں کل اس کو نقصان ہوا تو اس میں ہمارے جو ہمسایہ مالک ہیں خاص کر ہندوستان کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ پچھلے دنوں جیسے قرارداد میں ہم لوگوں نے ڈالا تھا جسونت سنگھ ایک سو آدمیوں کے ساتھ ہنگلائج آئے تھے تو اس سے ہمارے ہمسایہ ملک کے ساتھ تعلقات بھی متاثر ہونے کا خطرہ ہے تو آپ کے اور اس اسمبلی کے توسط سے واپڈا والوں کو بتا دیں اگر وہ اپنا ڈیزائن چینچ کرتا ہے اگر اس ڈیم کو کوئی اوپریا اس سے نیچتا کر یہ جو اہم مندر ہے یہ متاثر نہ ہونے پائیں۔ مہربانی۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی بست لعل!

انجینئر بست لعل گلشن: جناب! آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا سب سے پہلے تو یہ جو قرارداد یہاں پر پیش ہوئی ہے میں اس کی حمایت تو کرتا ہوں مندر کے حوالے سے کہ مندر اس سے متاثر ہوتا ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں اس کی مکمل حمایت کروں یہاں اس کا سائیڈ پلان ہونا بہت ضروری تھا موجود ہونا چاہیے تھا تاکہ اس کی فریبیلی ہم دیکھتے کہ ہمارا مندر اس سے متاثر ہوتا ہے یا نہیں۔ علاقے کے لوگوں کو عوام کو

اس سے کتنا فائدہ ہوتا ہے کتنی زمین اس سے آباد ہوتی ہے یہ چیزیں بھی دیکھنا بہت ضروری ہیں اگر اس سے مندر متأثر ہو رہا ہے تو میں اس ترمیم کے ساتھ اس کی حمایت کرتا ہوں کہ وہاں ہنگول ندی پر مندر کی اپروچ کے لئے ایک پل بھی ساتھ ساتھ تعمیر کیا جائے اور اس قرارداد میں میرانام بھی شامل کیا جائے۔

thank you

جناب اسپیکر: حی جعفر خان صاحب!

شیخ جعفر خان مندو خیل: جناب اسپیکر! میں اس ہاؤس کی، معزز ممبران کی اور آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ڈیم اس وقت پانی جو ہے ملک کی ضرورت ہے تو آپ دیکھیں shortage ful کہاں چاہتا ہوں ڈیم اس وقت پانی جو ہے ملک کی وجہ سے ہو رہا ہے ہمارا ملک اس وقت food shortage امنس کے اوپر depend کر رہا ہے اس کے مساوئے میں سمجھتا ہوں جتنے بھی ڈیم ہیں وہ پورے ملک کے لئے افادیت رکھتے ہیں اور اگر بلوچستان میں کوئی ڈیم بنے وہ تو اس صوبے کے لئے ایک بہت بڑا ایک بہت ہی زیادہ میں سمجھتا ہوں بہتر اقدام ہو گا کہ اس سے ہزاروں ایکڑ آباد ہونے لگے لاکھوں لوگ اس میں employee ہونے لگے اگر آپ تریلا کی history دیکھ لیں اس کے پیچھے جوان کی وہ کیا کہتے reservoir area میں ہزاروں کے حساب سے گاؤں سب merge ہوئے ہیں اور ہزاروں کے حساب اس میں قبرستان بھی سب merge ہوئے ہیں لیکن آج اگر دیکھیں اگر تریلا نہیں ہوتا تو پاکستان کہاں ہوتا آپ منگلا دیکھ لیں دو مرتبہ یہ شہر شفت ہوا ہے اس کی وجہ سے اس کی کتنی قبرستانیں اس کے نیچے آئی ہو گی آج اگر منگلا نہ ہوتا تو پاکستان کدھر ہوتا آج تو آپ کو شاید گندم دس ہزار بوری بھی نہیں ملتی ابھی recently جو بناء ہے میرانی آپ دیکھ لیں اس میں قبرستان بھی سب merge ہوئے ہیں گاؤں بھی سب merge ہوئے ہیں ہمارا سگرائی جس کو بننا بھی ہماری کمپنی رہی تھی اس میں ایسے بزرگ سب merge ہوئے ہیں جن کو زندہ اولیاء سمجھا جاتا تھا لیکن عوام کے مفاد میں لوگوں کے مفاد میں کہ دس ہزار ایکڑ آباد ہوتے ہیں ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ اسلام ہر نہ ہب اس کی اجازت دیتا ہے اگر یہ چیزیں آتی ہیں اس کی پرواہ نہیں زیادہ سے زیادہ یہ ہوتا ہے جس کی جو وہ لاش آپ شفہنگ کرو سکتے ہیں ان چیزوں کی توجہ گنجائش ہو سکتی ہے اور ٹکنیکل وجوہات کی بنیاد پر میں سمجھتا ہوں ایک ڈیم کی فزیلیٹی بنتی ہے یہ جب میں

منسٹر فناں تھا آج سے پندرہ سال پہلے اس وقت سے اس کی فزیلیٰ شروع ہے آج تک مکمل نہیں ہوئی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ خدا کے فضل سے کہ favourable آئی ہے مشرف صاحب کا جو تھا میں سمجھتا ہوں وہ ہمارے حق میں تھا کہ سگزائی بن رہا ہے سگزائی بن گیا میرانی بن گیا کچھی کینال پچاس ارب روپے کے حساب آرہے ہیں آپ لوگوں کے ایریا میں وندرڈیم بیم بن رہا ہے یہ بھی ایک اچھا منصوبہ ہے ہاں واپڈا سے ضروریہ کہا جائے کہ اگر اس مندر کی وہ پروٹیکشن کسی حد تک کر سکتی ہے وہ کر لیں وہ وال کنکریٹ کوئی اس طرح وہ بنالیں لیکن ڈیم کا منصوبہ تبادل فزیلیٰ بنانا اس پر بھی میں سمجھتا ہوں کروڑوں روپے لگیں گے ورنہ decade لگے گا کہ ایک سال میں یا چھ مہینے میں یادو مہینے میں، میں سمجھتا ہوں کہ جب میں پی اینڈ ڈی منسٹر تھا 1993ء میں جھل مگسی میں گئے تھے اس وقت ہم نے دیکھا تھا مولا ڈیم کا آج تک اس کی صرف فیزیلیٰ اسٹڈی جو اس ڈیمبر میں مکمل ہو گی اور ڈیمبر میں اس میں اسٹڈی ہو گی Look despond fifteen years ان تمام چیزوں نے میک کیئے ہیں میں سمجھتا ہوں مندر کا ہم ہر مذہب کا احترام کرتے ہیں ہمارے لئے احترام فرض بھی ہے لیکن جو لوگوں کے مشترکہ مفادات ہیں جو ہماری خوارک کے مفادات ہیں کہ آپ کل دیکھیں اس علاقے میں کتنے لوگ آباد ہو گئے کتنے ہزار ایکڑ آباد ہونگے اس سے کتنی فوڈ پروٹیکشن ہو گی اس سے کتنی لا یوٹاک بڑھے گی اس سے کتنی Wheat بڑھے گی یہ سب چیزوں کو مدنظر رکھ کر کے میں سمجھتا ہوں کہ اس منصوبے کو جیسے قرارداد میں کہا گیا تھا ترک نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جعفر صاحب! اب میں چونکہ اس حلقے کا نمائندہ ہوں میں اس وقت صدارت کر رہا ہوں میرے خیالات پتہ نہیں کون یہاں لائے گا چونکہ میں تو ذاتی طور پر وہاں کا واقف ہوں۔ وہ میرا ہی حلقہ ہے۔ جی جان علی چنگیزی!

جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): جناب! میں اس بارے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہاں پر جسونت سنگھ کو سرکاری مہمان کی حیثیت سے لوگوں نے یہ دیا ہے اس کی اہمیت کیا ہے اس لئے ان لوگوں کو یہ نہیں دینا چاہئے تھا کہ اگر جسونت سنگھ کا ہم یہاں خیال رکھتے ہیں تو ہمیں با بُری مسجد کا بھی یہاں خیال رکھنا چاہئے۔

جناب اپیکر: جی سردار اسلام بزنجو!

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آپاٹی و برقيات): جناب اپیکر صاحب! جعفر مندو خیل صاحب نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں کہ جب کوئی ڈیم بنتا ہے اس سے کافی علاقہ رخیز ہوتا ہے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس ڈیم کے بننے سے تو کوئی آپاٹی کام نہیں ہو گا اور جو زمین اس کے نیچے ہے وہ زمین جام صاحب کے دور میں جب ہم سابقہ وزیر اعلیٰ صاحب کی بات کرتے ہیں تو لوگ ناراض ہوتے ہیں ان کے دور میں لاکھوں ایکٹر۔ ایک لاکھا کیٹر مختلف نیوی کو یا ایئر فورس کو الٹ کئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں اس سے وہاں کسی کو فائدہ نہیں ہو گا۔ جب بھی اس کے پاس کوئی سمری آتی تھی وہ اس کو دستخط کر کے بچج دیتا تھا یہ ان کا کمال تھا میں سمجھتا ہوں وہاں زراعت کو یا کسی کو فائدہ نہیں ہو گا اس میں یہ ہو گا کہ اس پر کوئی دوسرا نیا ڈیم بنے گا۔

جناب اپیکر: جی سرور صاحب!

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب اپیکر! ہم مسلمان ہیں اسلام کے ماننے والے ہیں اسلام جتنے حقوق اپنے ماننے والے کو دیتا ہے اس سے زیادہ نہ ماننے والوں کو دیتا ہے یہ اس کی شان ہے۔ جناب اپیکر! اقلیتوں کے جو حقوق اسلام دیتا ہے اس کے بغیر کوئی مذہب نہیں دیتا یہاں یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان کسی اقلیت کو قتل کرے اسلام کیتا ہے اس کے بدالے میں اس مسلمان کو قتل کیا جائے سنگسار کیا جائے اس کا بدالہ یہ ہو گا کہ جس طرح سے اس نے کسی مسلمان کو قتل کیا ہے۔ بلوچستان کے حوالے سے جو ہماری اقلیت برادری ہے ہم نے ہمیشہ ان کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی زیادتی ہو رہی ہے جناب! آپ دیکھ رہے ہیں کہ ڈاکٹر جنے پر کاش بے یو آئی پلس ایم ایم اے کے ٹکٹ پر ہمیشہ اس ایوان میں آتارہا ہے یہ صرف ہمیں اسلام سکھاتا ہے اور صرف ہم یہ کرتے ہیں اگر انہوں نے با بُری مسجد میں زیادتی کی یہ ان کا معاملہ ہے ہم یہاں سے ان کیلئے کیا کر سکتے ہیں کیونکہ وہاں کی حکومت ہے یا جو ان کا اکثریتی مذہب ہے۔ اس کا ان کی حکومت کو نولس لینا چاہئے جو وہاں ہمارے مسلمان رہ رہے ہیں ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے لیکن یہ نہیں ہے کہ اگر انڈیا میں کوئی کسی کے ساتھ زیادتی ہو، ہم یہاں کسی اقلیت کو نشانہ بنائیں یہ جہالت ہے عقلمندی نہیں ہے۔ جناب اپیکر! کالا باغ ڈیم

بنا اس پر اربوں روپے خرچ ہوئے ہیں لیکن میں نے یہ سنا ہے موجودہ حکومت پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے کہا ہے کہ اگر ملک کو نقصان ہوتا ہے ملک کے عوام میں انتشار پھیلتا ہوا س منصوبے کو انہوں نے ختم کر دیا تو کیا جناب اپیکر! جس منصوبے پر اربوں روپے خرچ ہوا اور اس کی مخالفت ہوا س کو ختم کیا جاسکتا ہے تو میرے خیال میں اس ڈیم کو بھی ختم کیا جاسکتا ہے اس کی ضرورت نہیں۔ یہاں سے یہ message جائے گا کہ پاکستان کے لوگ یہاں کی اقلیت کو ان کی مذہبی عبادت گاہ کی پاکستان میں کوئی اہمیت نہیں ہے اس لئے میں اس قرارداد کا محرك بھی ہوں اور تجویز پیش کرتا ہوں کہ ماشاء اللہ جس علاقے میں زیادہ بارشیں ہوں اس علاقے میں ڈیم بننے چاہئیں جناب اپیکر! آپ خاران میں ڈیم بنائیں اور وہاں بارش ہی نہ ہو پسیے بھی ضائع۔ اور میں اسکے لئے یہ تجویز پیش کروں گا کہ اس کو کھیل نہ بنایا جائے آپ واپڈا کو کہیں کہ وہ موسیٰ خیل میں سروے کرے جناب! اس وقت آپ اخبارت میں پڑھ رہے ہو نگے اللہ کا کرم ہے روزانہ موسیٰ خیل میں بارش ہو رہی ہے ہم اس کے شکرگزار ہیں اگرچہ حکومتیں ہمارے اوپر مہربان نہیں ہیں لیکن رب کریم ہم پر مہربان ہیں وہاں روز بارشیں ہو رہی ہیں تو نسہ اور وہاں والے ہمارے پانی کا مزہ لے رہے ہیں وہاں پہنچ رہا ہے سہر حال وہ بھی ہمارے بھائی ہیں لیکن پہلے اس پانی پر ہمارا پہلا حق ہے اگر وہاں یہ ڈیم بن جائے تو بھلی بھی اتنی پیدا ہو گی کہ ہم ژوب کو موسیٰ خیل کو اور جو ہمارے پڑو سی ہیں جو ہمارے ناراض ایم پی اے نسرین کھیتی ان صاحبہ ان کو بھی ہم وہاں سے بھلی دے سکتے ہیں چونکہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ٹھیک ہیں۔ یا بارکھان میں بنادیں میں اس کے لئے بھی تجویز دیتا ہوں بارکھان میں بھی زیادہ بارش ہوتی ہے۔ شکریہ!

جناب اپیکر: شکریہ سرور صاحب! آپ سے پہلے جو اس نشست پر تھے سردار اعظم موسیٰ خیل۔ موسیٰ خیل کا تذکرہ ہم پانچ سال سے سنتے چلے آ رہے ہیں تو اچھی بات ہے سب کوشق ہو رہا ہے آپ سب کو دعوت دیں ہم موسیٰ خیل آئیں آپ کے مہمان نہیں اور یہ خوبصورت علاقہ بھی دیکھیں۔

مولوی محمد سرور موسیٰ خیل (وزیر مختلط و افرادی قوت): دعوت ہے۔

جناب اپیکر: جی مہربانی۔ مہربانی۔ حبیب محمد حسنی!

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیری بی۔ واسا): جناب اپیکر! اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں مندر کا

احترام کرنا چاہئے اقلیتوں کا احترام کرنا چاہئے یہ ہمارا دین ہمیں سکھاتا ہے اس کے علاوہ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ وہاں کے عوام کیا چاہتے ہیں اس ڈیم سے وہاں کے لوگوں کو کوئی فائدہ ہوتا ہے یا نہیں ہمیں ان کی رائے دیکھنی چاہئے ان کے نمائندے آپ ہیں آپ اس کے لئے بہتر بتاسکتے ہیں اگر وہاں کے لوگ نہیں چاہتے ہیں تو یہ بالکل نہیں بننا چاہئے جیسے مولوی صاحب نے کہا ہے کہ بلوچستان میں اور بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پر کافی ڈیم بنانے کی گنجائش ہے پورے بلوچستان میں اور ہمارے ضلعوں کے حوالے سے ہمارا ہمیشہ مطالبہ رہا ہے کہ ہمارے علاقے میں ڈیم بنائے جائیں۔ اگر لوگوں کے تحفظات ہیں تو وہاں سے ان کو شفٹ کیا جائے۔

جناب اسپیکر: میں ان کا نمائندہ ہوں چونکہ میں اسپیکر ہوں میں اس سلسلے میں کوئی رائے نہیں دے سکتا مجھے آپ کی رائے پر چلانا ہے۔ جی صادق صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! جس طریقے سے مولوی سرور صاحب نے اس قرارداد کی حمایت کی ہے ہمیں مذہبی مقامات کا کسی بھی مذہب کسی بھی فرقے کے مذہبی مقامات ہوں یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مذہبی مقامات کی حفاظت کرے۔ جس طریقے سے ہم اپنے مذہبی مقامات کی عزت و احترام کرتے ہیں اسی طریقے سے حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ جو ہندوؤں کا ایک بہت بڑا مذہبی مقام ہے اس کا تحفظ کرنا ہماری ذمہ داری بنتی ہے جہاں تک ڈیم بنانے کا تعلق ہے ڈیم کی ہم مخالفت نہیں کرتے ہیں لیکن ایسی جگہ پر بنایا جائے جہاں پر عوامی مفاد ہوں۔ بہت بڑا ہمارا رقبہ ہے صوبہ ہے وہاں پر بنانا چاہئے لیکن ایسے مقام پر نہیں بننا چاہئے کیونکہ یہ بہت بڑا اشوہ ہے اس سے ہمارے پڑوئی ممالک کے لوگ بھی چیخ ٹھیں گے لہذا اس قرارداد کو رائے شماری کے ذریعے پاس کیا جائے ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی رسم صاحب!

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹکسیشن): جناب اسپیکر! جیسا کہ ڈیم بننے کی تحریک پیش کی گئی ہے ڈیم بننے کی افادیت تو ہے وہاں پر ہزاروں ایکڑ زمین آباد ہو گی لیکن ہم نے وہاں اپنی اقلیتی برادری کو سپورٹ کرنا ہے۔ جیسا کہا گیا کہ جسونت سنگھ وہاں مہماں ہوا تھا اس کو نہیں ہونا چاہئے کیا یہاں سے ہمارا

کوئی مہمان انڈیا جاتا ہے یا مولانا صاحب جاتے ہیں کیا ان کو وہاں عزت نہیں دی جاتی ہے تو ہم نے ان کی عزت کرنی ہے ان کے مقدس مقامات کا تحفظ کرنا ہے اور یہ تحفظ اس حکومت کی ہی جانب سے ہوگا۔ نواب صاحب کی طرف سے ہوگا اور اس کے لئے جس طرح نواب اسلم صاحب نے کہا ہے کہ اس کے محک سے بات کر کے اس کو تھوڑا سے تبدیل کر دیا جائے یا ان کی جوا پروچ ہے وہ صحیح ہو جائے تو بہتر ہوگا تو میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اپیکر: حجی عبدالرحمن مینگل!

میر عبدالرحمن مینگل (وزیر معدنیات): جناب اپیکر! میں اس کی حمایت کرتا ہوں ویسے ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ اس ڈیم کو کبسنسل کیا جائے بلوچستان رقبہ کے لحاظ سے بہت بڑا ہے ابھی اس ڈیم کو دیکھا جائے کہ وہاں زمین کی کیا حالت ہے کیا زمین زرخیز ہے اس سے آبادی ہوگی وہاں کے لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اقلیتوں کا خیال رکھنا چاہئے کل کو خدا نخواستہ یہ ڈیم بن جائے اور پھر اس سے مندر کو نقصان ہواں سے پہلے اس پر سوچا جائے اس پر رائے شماری کر کے کسی دوسری جگہ شفت کیا جائے۔

جناب اپیکر: حجی مولوی عبدالصمد صاحب!

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات): شکریہ جناب اپیکر صاحب! میں اس مشترکہ قرارداد کی حمایت کرتا ہوں میں تو اسکے محکمین میں بھی شامل ہوں میں سمجھتا ہوں کہ اس ڈیم کو کسی اور جگہ منتقل کیا جائے کوئی ڈیم غلط بنانا ہے تریلا میں یا منگلا میں ہو اسے ہم اسکے لئے مسلسل غلطیاں کرتے ہیں کرتے رہیں میں اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ اس ڈیم کو کہیں اور منتقل کر کے اور اس مندر کو بچایا جائے۔

جناب اپیکر: حجی حمل کلمتی صاحب!

میر حمل کلمتی (وزیر ماہی گیری): شکریہ جناب اپیکر صاحب! میں بھی اس ڈیم کی مخالفت کرتا ہوں یہ آپ کے حلقے اور میرے حلقے کے بارڈر پر واقع ہنگول کے مقام پر ہے۔ اس ڈیم پر پہلے بھی ڈبیلوڈبلیوایف کا ایک پچپس کروڑ کا پروگرام چل رہا ہے جنگلی حیات کی دلکشی بھال کے لئے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ڈیم سے نہ ہمارے علاقے کو کوئی فائدہ ہے اور نہ آپ کے علاقے کو۔ اس ڈیم کا آپ کو پتہ ہے کہ اس علاقے کے ستر ہزار ایکڑ ہیں جس کی آپ بھی کافی عرصے سے مخالفت کر رہے ہیں اور ہم بھی مخالفت کر رہے ہیں

ہم بھی اس مخالفت میں آپ کے ساتھ ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈیم یہاں پر تعیر نہیں ہونا چاہئے یہاں کے علاقے کے لوگوں کے بہت سارے تحفظات ہیں پہ آپ بھی جانتے ہیں میں بھی جانتا ہوں اور ہم آپ کے توسط سے ایوان کو بتاتے ہیں کہ اس ڈیم کی بھر پور مخالفت کی جائے اس سے جنگلی حیات اور سمندری حیات کا بھی نہیں بہت نقصان ہو گا۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: جی عبد الخالق صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): شکریہ جناب اسپیکر! جیسے اس موضوع پر بحث چل رہی ہے اور اس دوران یہاں پر کچھ ایسے موضوعات اٹھائے گئے ہیں کہ بابری مسجد اور یہاں پر ڈیم بننے کا۔ اسکا یہ ہرگز مقصد نہیں ہے کہ وہاں بابری مسجد میں جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ ہوا ہے اس کے بدلتے میں یہ چیز جارہی ہے یا اس کا بدلہ لیا جا رہا ہے بلکہ یہ جو چیز وہاں کے علاقے کے مفاد میں اس کے ثابت اور منفی اثرات کو سامنے رکھ کر اگر اس کے ثابت اثرات کافی ہیں زیادہ ہیں لوگوں کے مفاد ہیں اس چیز میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہئے کہ اس سے صرف ایک کیمونٹی کو یا فرد کو یا کسی گھرانے کو نقصان پہنچاتا ہے اور دوسرا نوے فیصلی کو اس سے فائدہ پہنچ رہا ہے تو ہم اسکو نہیں بنا سکتے ہیں یہ میری عرض ہے چونکہ آپ وہاں کے رہنے والے ہیں جس طرح سردار اسلام صاحب نے کہا تھا کہ اس ڈیم کی حفاظت کے لئے وہاں بندوبست کیا جائے۔ ثابت اور منفی اثرات تمام چیزوں کا خیال رکھ کر اس کو بعد میں بنایا جائے۔

جناب اسپیکر: شکریہ۔ جی جان علی صاحب!

جان علی چنگیزی (وزیر کو اٹی انجوکیشن): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! یہاں ایک محترم رکن نے یہ کہا کہ اگر ہم اس ڈیم کو بنائیں گے تو مندر کو نقصان پہنچے گا تو اس سے جو بھارتی حکومت ہے وہ ہم سے ناراض ہو گی سوال یہ نہیں ہے کہ کون ہم سے ناراض ہوتا ہے اور کون ہماری حمایت کرتا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو بد نیتی کی سیاست ہے یہ نہیں کرنی چاہیے جو نفرت کی سیاست ہے میں ذاتی طور پر اس کی مخالفت کرتا ہوں ہمیں اس مندر کا احترام کرنا چاہیے کہ وہ ایک عبادت گاہ ہے ٹھیک ہے اللہ کو کوئی رام کہتا ہے کوئی رجم کہتا ہے اگر سب کا مقصد خداۓ واحد ذات کی پرستش اور ان کی عبادت ہے تو اس حوالے سے میں کہتا ہوں کہ اگر اس مندر کو نقصان پہنچتا ہے تو کسی بھی عقیدے کے لوگوں کو اس سے تکلیف پہنچتی ہے میں سمجھتا ہوں یہ

جو فائدہ ہے ہم اس فائدے سے ایک طرف ہو کر مندر کی قدس کی بحالی کے لیے ہمیں اس ڈیم کو کہیں اور بنانا چاہیے۔

جناب اپیکر: جی منستر اسپورٹس اینڈ کلچر!

میر شاہنواز خان مری (وزیر کھلیل و ثقافت): جناب اپیکر! چونکہ آپ اس ایریا سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کو بخوبی علم ہے کہ اس کی افادیت کتنی ہے وسیع تر مفادات کے مطابق واپس اسے روپورٹ لی جائے تاکہ دیکھا جائے کہ کیا واقعی اس ڈیم کے بنانے سے یہ مندر متاثر ہوتا بھی ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کتنا؟ تو اس روپورٹ کے بعد پھر اس پر بحث کی جائے۔ thank you جی۔

جناب اپیکر: ٹھیک ہے جی سب بول چکے ہیں۔ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟
(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

اب سردار شناع اللہ زہری صاحب اپنی قرارداد نمبر 5 پیش کریں۔ جی سردار صاحب!

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): thank you جناب اپیکر! کہ آپ نے مجھے منظر ایں اینڈ جی اے ڈی نہیں کہا آپ کی بڑی مہربانی۔

جناب اپیکر: میرے پاس جو سردار شناع اللہ صاحب کی قرارداد ہے۔

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): بس آپ مجھے سردار شناع اللہ کہیں وہ میرے خیال میں منظری سے میرے لیے بہتر ہے۔

جناب اپیکر: لیکن منظری بھی آپ کے ساتھ ہے۔

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): جناب! اس کا خیر ہے کیونکہ وہ عارضی طور پر ہے۔

جناب اپیکر: جی بسم اللہ۔

قرارداد نمبر 5

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): جناب اپیکر! بہت مہربانی قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ یہ حقیقت سب پر عیاں ہے کہ ماہ مارچ تا جولائی 2006ء کے دورانِ ضلع ڈیرہ گٹھی میں فوجی آپریشن کے دورانِ گٹھی قبلیے سے تعلق رکھنے والے

10 انجینئر آفیسر ان کے علاوہ 53 ملازم میں جنکی نہست اس ایوان کی پر اپرٹی کیلئے پیش کردی گئی ہے کو سوئی گیس فیلڈ سے صرف اور صرف فرزندان بکٹی ہونے کے قصور میں ملازمتوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ اس کے برعکس اس سے قبل حکومت کی سرپرستی میں کلپر قبیلہ سے تعلق رکھنے والے تقریباً 80 علاقوں چھوڑ کر چلے جانے والے ملازم میں اپنی ڈیوبیٹوں سے غیر حاضر ہے اور کوئی کام کئے بغیر گھر بیٹھ کر گیس کمپنیوں کی جانب سے تنخوا میں و دیگر مراعات حاصل کرتے رہے ہیں اسی طرح یہ حقیقت بھی قبل ذکر ہے کہ 1993ء میں سوئی سدران گیس کمپنی سندھ کے نکالے گئے 1040 ملازمین کو وفاقی وزیر قانون کے احکامات کے تناظر میں بحال کر دیئے گئے ہیں۔ لہذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ سیاسی بنیادوں یا کمپنیوں کی افسرشاہی کی ذاتی مخالفتوں کے شکار ڈیرہ بکٹی و سوئی سے تعلق رکھنے والے مذکورہ افیسرز، انجینئر ز اور ورکروں کو فی الفور بحال کرنے کے ساتھ ان ملازموں کو اپنی ڈیوبیٹوں کی بحسن طریق انعام دہی کے پیش نظر ڈیرہ بکٹی اور سوئی سے نقل مکانی کر کے سندھ و بلوچستان کے دیگر علاقوں میں انتہائی کمپرسی کی حالت میں زندگی گزارنے والے تمام خاندانوں کی فوری بحالی (Rehabilitation) یقینی بنایا جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 5 پیش ہوئی۔ محکم اس پر کوئی بات کرنا چاہیں گے مفسٹ صاحب آپ سردار صاحب کو بات کرنے دیں ایک طریقہ ہوتا ہے کہ جن کی قرارداد ہوتی ہے وہ پیش کرتے ہیں اس کے بعد وہ اس کی افادیت پر بات کرتے ہیں اس کے بعد آپ بولیں یہ طریقہ کا رہوتا ہے جی سردار صاحب!

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر! آپ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے میں مختصر اس پر بات کروں گا جیسے کہ جناب اسپیکر! آپ کو پتہ ہے آپ بھی اس اسمبلی میں موجود تھے اور جو آپ کا فرض تھا آپ نے اپنا فرض نبھایا اور ہر ایک نے اپنا فرض نبھایا 2006ء میں جب ڈیرہ بکٹی اور سوئی میں حالات خراب ہوئے آپ اس وقت ڈپٹی اسپیکر تھے تو اس وقت نواب صاحب کے اور ڈیرہ بکٹی کے مسئلے چل رہے تھے وہاں پر ایک ایم ڈی کو یاد ہو گا منصف اس کا نام ہے وہ آج بھی وہاں پر موجود ہے شازیہ کیس جو وہاں پر ہوا تھا اس میں بھی اس نے جو غلط کاریاں کیں یا جو اس کا اہم روں رہا ہے اس کے بعد حالات کو خراب کرنے میں عبداللہ یوسف فیڈرل سیکرٹری ہے میں اس کو حالات خراب کرنے کا قصور وار ٹھہرا تا ہوں پہلے جو بلوچستان یا ڈیرہ بکٹی کے حالات خراب ہوئے اس کا قصور وار سابق صدر جزل پرویز مشرف کو ٹھہرا تا ہوں اور اس کے ساتھ جو غلط کاریاں جو گندگیاں وہاں ڈیرہ بکٹی میں پیدا کی

گئیں وہ عبد اللہ یوسف سینڈ آدمی تھا جو آج میرے خیال میں ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: وہ چیزِ میں ہے سینٹرل بورڈ آف ریونیو کا۔

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): جی جناب اسپیکر! وہ سی بی آر کا چیزِ میں ہے فیڈرل بورڈ آف ریونیو عبد اللہ یوسف جس کا نام ہے اب تیسرے نمبر پر یہ جو منصف تھا انہوں نے اہم روں ادا کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جو حالات خراب تھے اور جو لوگ رہ نہیں سکتے تھے کیونکہ وہاں پر نواب اکبر خان بگٹی جیسی شخصیت کو مجبور کر دیا گیا کہ وہ جا کر پہاڑوں کا رخ کیا اور فوجی مقابلے میں شہید ہو گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو عام اور چھوٹے ملازم میں تھے یہ تو وہاں پر نہیں رہ سکتے تھے تو ذاتیات کی بنیاد پر کہ وہ کسی شخص کے یا کسی آدمی کے بندے ہیں یا وہ علاقہ چھوڑ کر چلے گئے ہیں تو اس بنیاد پر ان کو نکال دیا گیا ہے اس میں میں یہ بھی وضاحت کر دوں کہ اس میں نواب صاحب کے بیٹے جیل اکبر بگٹی صاحب بھی یہاں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے اور انکو بھی ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: پی پی ایل (پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ) میں؟

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): جی ہاں پی پی ایل میں اور ان کو وہاں سے نکال کر کر دیا گیا تھا تو یہ حالات تھے اب میں سمجھتا ہوں کہ حکومتیں change ہوئی ہیں حالات dismiss واپس نارمل ہونے لگے ہیں اور جن لوگوں کو نکالا گیا ہے اس ایوان کے توسط سے ہم یہ سفارش کرتے ہیں کہ یہ بھی بلوچستان کے فرزند ہیں ان کا بھی حق بتا ہے کہ انہیں ملازمتوں پر واپس بحال کیا جائیں اور ہم جو یہاں اسیبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں اگر ہم اپنے غریب عوام کے لئے آواز نہیں اٹھائیں گے اور ان کے حقوق کی بات نہیں کریں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے بڑی زیادتی ہے پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں بیٹھنا ہمارے لئے گناہ کبیرہ ہو گا تو اس حوالے سے میں اپنے تمام دوستوں سے یہی request کروں گا کہ وہ اس قرارداد کو بھاری اکثریت سے پاس کرائیں اور آپ سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ آپ فوراً فیڈرل گورنمنٹ سے رجوع کریں اور یہ فرزندان بلوچ جو ہمارے بگٹی بھائی ہیں جو در بدر کی ٹھوکریں کھارے ہیں جن کے بچے بھوک اور پیاس سے مر رہے ہیں تو ان کو بھی نوکریوں پر بحال کیا جائیں اور آخر میں جو ہمارے سوئی اور ڈیرہ بگٹی سے نکل مکانی کر کے آپ کو پتہ ہے کہ کسمپرسی کی

زندگی گزار رہے ہیں ان کی واپسی کے لیے بھی اقدامات کیے جائیں آپ نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ 10 لاکھ روپے ہم اپنے فنڈ سے دیے ہیں اس کے لئے ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے بھی بات کرنی ہوگی تاکہ ہمارے جو بھائی وہاں پر پڑے ہوئے ہیں اور کسی پرسی کی زندگی گزار رہے ہیں اور جن کو قسم کی بیماریاں لگ چکی ہیں خاص کر پہاڑا میٹس کی بیماری۔ تو یہ فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کی واپسی کا بندوبست کرے اور جو لوگ سوئی ڈیریہ بگٹی اور کوہلو سے نقل مکانی کر کے آئے ہیں ان کو واپس کیا جائے۔

thank you

جناب اسپیکر: سردار صاحب! میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں جو آپ نے میری تجویز کے حوالے سے کہا میری تجویز تھی کہ یقیناً حکومت ان کی بحالی کیلئے اقدامات کر رہی ہے اس میں کچھ وقت لگے گا لیکن اس وقت وہ جس کیمپس میں رہ رہے ہیں اگر ہم دس لاکھ روپے دے دیں تو 65 ایکم پی اے، ہم ہیں ساڑھے 6 کروڑ کے قریب بنتے ہیں تو ان کے پانی، خواراک یا صحت کے بارے میں وتنی طور پر اس کیمپس میں look after ہوتی میرا مقصد یہ تھا ویسے تو ان کی واپسی کے لیے یقیناً بہت بڑی رقم چاہیے۔

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر! میں بھی آپ کی اس بات سے اگری کرتا ہوں کہ واقعی ان کی واپسی کے لیے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ کی بات درست ہے سردار اسلام صاحب اس کے بعد جنک صاحب۔ سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آپا شی و بر قیات): جناب اسپیکر صاحب! سردار شناع اللہ صاحب نے جو ہم قرارداد پیش کی میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس نوعیت کی ایک اہم قرارداد ہے ڈیریہ بگٹی اور کوہلو کے حالات خراب ہونے کی جو سردار صاحب نے بات کی اس میں وفاقی حکومت کا ہاتھ تو تھا لیکن افسوس ہمارے جو راز دان یوسف یہاں بیٹھے ہوئے تھے کچھلی حکومت میں۔ ان کا بھی رول تھا اسیلے وفاق ذمہ دار نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر وفاقی حکومت نے یہ حرکت کی جزیل مشرف نے اس کو ذاتی انا کا مسئلہ بنایا کر ڈیریہ بگٹی پر چڑھائی کی اور نواب بگٹی کو شہید کیا اگر وفاقی ادارے وفاقی لوگ اس میں جتنے لوگ ملوث تھے میں سمجھتا ہوں بلوجستان کے وہ لوگ جو جام کی حکومت میں بیٹھے ہوئے تھے اور جو اس کا بینہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور جو وفاق کی ہر بات پر ہاں پر ہاں ملاتے تھے آج یہ مصیبت یہ بربادی ہے یہ سب جام کی کارست ان تھی جہاں

تک ان لوگوں کو نوکریوں پر بحال نہیں کیا گیا اور سندھ کے لوگوں کو بحال کیا گیا صرف ان کا قصور یہ ہے کہ وہ نواب اکبر خان مگری صاحب کی فیملی سے تعلق رکھتے ہیں میں کہتا ہوں کہ جلد از جلد صوبائی حکومت یہ اسمبلی یہاں سفارش کرتے تاکہ یہ لوگ اپنی نوکریوں پر آ جائیں اگر وہ ان کو بحال نہیں کرتے روزی تو ہر ایک کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اسی نہیں کہ کل یہی لوگ مجبور ہو کر پہاڑوں پر جائیں اور اسی فورس کے ساتھ لڑیں میرے خیال میں پھر وفاقی حکومت خوش ہو گی یا وفاقی حکومت کی مرضی یہی ہے کہ لوگوں کو یہ زگار کیا جائے لوگوں کو اپنے گھروں سے بے دخل کیا جائے لوگ مجبور ہو کر بندوق اٹھا کر پہاڑوں کا رخ کریں میں سمجھتا ہوں یہ بہت ہی اہم قرارداد ہے پہلے بھی اسی طرح اسمبلی میں کافی قرارداد میں پیش ہو چکی ہیں اپنیکر صاحب! شاید آپ کو یاد ہو گا کہ اسمبلی کے پہلے اجلاس میں جو قرارداد میں پیش ہوئیں میں نے آپ سے یہ گزارش کی تھی ہم نے بولا بجائے یہ کہ ہم یہاں پر قراردادوں پر قرارداد میں پیش کریں اور وفاقی حکومت اس پر عمل درآمد نہیں کرتے تو ہمیں یہ چاہیے جو قرارداد ہم یہاں سے بھیجنیں گے اگر اس کی ہمیں تفصیل آپ بتاتے جائیں کہ کوئی قرارداد آج تک منظور ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد نہیں ہے یہ ایک جائز مطالبہ ہے یہ سارے بلوچستان کے عوام کا یہ زگار لوگوں کا اور وہ لوگ جو آج بلوچستان میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہماری سوئی گیس سے تنخواہ لے رہے ہیں آج ہم اپنا بجٹ بنارہے ہیں یہ اس ایسا کی مر ہوں منت ہے اور ان لوگوں کی مر ہوں منت ہے جس علاقے سے یہ گیس نکلتی ہے اور ہماری گیس سے مری، گجرانوالا اور رحیم یار خان کی فیکٹریاں چل رہی ہیں پنجاب میں جتنے چولے جلتے ہیں یہ گیس ہماری ہے یہ نواب اکبر خان صاحب کی مر ہوں منت ہے جہاں بات مری اور بگٹی ایسا کے وہ لوگ جو اپنے گھروں سے بے گھر ہو چکے ہیں جو پٹ فیڈر اور مختلف کینالوں کے کنارے آباد ہیں وہ مختلف یہاں کیوں کاشکار ہیں ان کے لیے آپ نے 10 کروڑ روپے کی پہلی کی تھی میں کہتا ہوں کہ اگر ہم سب ایم پی اے اپنا سارا ایم پی اے فنڈ بھی اس کو دے دیں تو یہ کم ہے جناب اپنیکر! یہ مرکزی اور صوبائی حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ان کو زیادہ سے زیادہ اس پی ایس ڈی پی چھوڑ دوان On going اسکیوں کو کوئی آسمان نہیں گرتا ہے ہم کہتے ہیں یہ پسیے وہاں جائیں تاکہ وہ اپنے گھروں کو آباد کریں یہ لوگ جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اس سے ہمارے صوبے کی معیشت چلتی ہے میں کہتا ہوں کہ ان کا حق ہم لوگوں پر اس

اسیبلی کے ممبران پر ہے اس صوبے کے عوام پر ہے سرکاری ملازمین پر ہے یہ سب کا فرض بتتا ہے میں کہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ اس کے لیے خصوصی ایک account جاری کریں اور میں کہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان کے جتنے سرکاری ملازمین ہیں اگر وہ ایک یادو دن کی تنخواہ بھی دے دیں اور ایکم پی اے حضرات اپنی ایک ماہ کی تنخواہ دے دیں۔

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات) : جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: مولوی عبدالصمد صاحب! آپ تشریف رکھیں جب آپ کی باری آئے گی میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں یہ اسیبلی کے آداب کے خلاف ہوتا ہے اس طرح بغیر اجازت کھڑا ہونا۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات) : تو جناب اسپیکر صاحب! میں کہتا ہوں کہ پھر بھی یہ رقم کم ہے آخر میں میں آپ کے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان اور مرکزی حکومت کیونکہ وہاں پیپنگ پارٹی کی حکومت ہے جو اپنے آپ کو عوام دوست پارٹی سمجھتی ہے جنہوں نے اس جمہوریت کے سفر میں کافی قربانیاں دی ہیں جن میں ان کی پارٹی کی صدر محترمہ بنیظیر بھٹو شہید وہ بھی شہید ہو چکی ہیں شہیدوں کی پارٹی کھلانے والے ان شہیدوں کو بھی یاد کر لینا چاہیے جو اس صوبے کی خاطر اس ملک کی خاطر سب سے پہلے بلوچستان سے جو ام اٹھا تھا وہ رنگ لایا آج مشرف صاحب پر یہ یہ نٹ ہاؤس کے اپنے ہی پر یہ یہ نٹ ہاؤس میں بھی نہیں آ سکتے آرمی ہاؤس کے دریچوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو تحریک چلتی ہی اس مشرف کے خلاف اس سابقہ حکومت کے خلاف اس میں جو سب سے اہم روں تھا وہ بلوچستان والوں کا تھا اور بلوچستان کے قد آور لیڈرنواب محمد اکبر خان بگٹی شہید اور بالاچ خان مری شہید تھے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے لیے specially فیڈ قائم کیا جائے اس کے لیے بینکوں میں account کھولا جائے جس سے ہر سرکاری ملازم ہر ایم پی اے اس میں دل کھول کر امداد کرے تاکہ ہم اپنے بھائیوں کو دوبارہ آباد کر سکیں اور یہ جو لوگ ہیں ان کو جلد از جلد بلا تاخیر مرکزی حکومت ان کو باعزت طور پر ان کی پوسٹوں پر بحال کرے اور جتنے عرصے سے ان کی تنخواہ روکے رکھی ہے وہ ان کو ادا کرے شکر یہ جناب!

جناب اسپیکر: thank you علی مدد جنک صاحب اس کے بعد صمد صاحب پھر ظہور کھو سے صاحب۔

حاجی علی مددجھ (وزیر خوراک) : بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب اسپیکر! آج اس معزز ایوان میں جو کہ
ہمارے قابل احترم چیف آف جھالا و ان سردار شناع اللہ زہری نے جو قرارداد پیش کی میں سمجھتا ہوں کہ یہ
قرارداد ایک اہمیت کی حامل ہے میں اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں کہ آج سردار صاحب نے ایسے
پہماندہ علاقے کے لیے اس علاقے کے لوگوں کے لیے جو اس ایوان میں قرارداد پیش کی اور ہمارے
ساتھی سفیدریش سردار اسلام بزنجونے ایک بات کہی کہ مشرف صاحب۔ میں کہتا ہوں کہ مشرف کو کبھی بھی
صاحب نہیں کہنا چاہیے وہ ڈکٹیٹر ہے قاتل ہے جناب اسپیکر! ایک تو ہم اسکی مخالفت کرتے ہیں دوسرا اس کو
صاحب بولتے ہیں وہ ہمارا کوئی صاحب نہیں ہے وہ ہمارے سفیدریش قد آ ور شخصیت نواب محمد اکبر خان
بلکہ شہید اور نوابزادہ بالاچ خان مری شہید اور ہزاروں بلوجوں کے قاتل ہے اسکو ہم کبھی بھی صاحب
نہیں کہیں گے ہم سردار شناع اللہ کی اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ والسلام!

جناب اسپیکر: حجی محمد صاحب!

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات) : بسم اللہ الرحمن الرحیم - جناب اسپیکر! یہ جو
قرارداد چیف آف جھالا و ان سردار شناع اللہ زہری کی طرف سے پیش ہوئی ہے اسکی تو ہم یقیناً تائید کرتے
ہیں لیکن اسکے علاوہ منسٹر ایریگیشن سردار اسلام بزنجو صاحب پتہ نہیں ہے ایک طویل عرصے سے نفرتوں کو ہوا
دے رہے ہیں اور قرارداد کی آڑ میں وہ کابینہ کے اجلاس میں بھی اسمبلی میں بھی اس سابقہ اسمبلی میں بیٹھے
ہوئے پتہ نہیں وہ کس کو اشارہ کر رہے ہیں وہ منہ سے بولیں وہ بتائیں کہ وہ کون لوگ ہیں انکے بقول
انہوں نے آپریشن کی حمایت کی ہے نواب بلکہ صاحب (مرحوم) کو میں بھی شہید کہتا ہوں انکے قتل کی
ذممت کرتا ہوں انکے فرزندوں کے ساتھ یقینت کا اظہار کرتا ہوں یہ ہمارے جمیعت علماء اسلام کی پالیسی تھی
نہ وہ آپریشن میں شریک تھے نہ ان کا آپریشن میں کوئی حصہ ہے پتہ نہیں سردار صاحب ایک طویل عرصے
سے ان علماء کی توہین کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں سردار صاحب نے میرے خیال میں کوئی ایسا تذکرہ نہیں کیا۔ وہ شاید تھوڑی غلط فہمی
ہوئی ہے۔

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آب پاشی و برقيات) : میں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ (مداخلت۔شور)

مولوی عبدالصمد آخوندزاده (وزیر جنگلات و جنگلی حیات): آپ نے کہا کہ سابقہ اسمبلی نے کیا ہے۔
سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): سابقہ کابینہ نے کیا ہے جب سابقہ کابینہ نے کیا اگر وہ نہیں کرتے تو بلوچستان میں آپریشن نہیں ہوتا۔ اس کابینہ میں ہم بیٹھے ہیں کوئی بات آجائے تو پھر ہم کیا کریں گے۔

جناب اپیکر: ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ جی ظہور کھوسہ صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: شکریہ اس ہاؤس کو تمام بلوچستان والوں کو معلوم ہے کہ 95% جو گیس ہے وہ ہمارے صوبہ بلوچستان سے نکلتی ہے چیف آف جھالا و ان سردار شناہ اللہ زہری صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے میں اسکی بھرپور حمایت بھی کرتا ہوں اور اس کا حصہ بھی مجھے بنایا جائے اور وہاں پر بجاۓ کہ وہاں ملازمتیں دی جائیں دنیا کے تمام حصوں میں یہ قانون ہے اصول ہے کہ جہاں سے کوئی چیز نکلتی ہے وہاں کے لوگوں کو رامٹی ملتی ہے وہاں کے لوگوں کے ترقیاتی کام ہوتے ہیں پیڑوں ہو گیس ہو یا کوئی اور چیز ہو لیکن ہمارے صوبہ بلوچستان واحد صوبہ ہے جب بھی ہم لوگوں نے اپنا حق منگا ہے تو ہم پر آپریشن ہوا ہے بلکہ پر آپریشن ہوا مری پر آپریشن ہوا مینگل پر آپریشن ہوا اور پھر دوبارہ پچھلے دور میں نواب اکبر بلکہ کو شہید کیا گیا نواب بالاچ مری کو شہید کیا گیا صرف اسلئے کہ انہوں نے صوبہ بلوچستان کی آواز اٹھائی تھی تو اسی طرح زہری میں آپریشن ہوا نواب نوروز خان زہری اور انکے بیٹوں کو انہوں نے پھانسی دی تو ہمارے بلوچستان کو مسلسل ۔۔۔۔۔ حالانکہ ہماری تھوڑی سی آبادی ہے ہمیں خوش رکھنا ان کے لئے مشکل کام نہیں ہے لیکن ہمارے صوبے سے فائدہ تو اٹھا رہے ہیں صوبہ پنجاب، صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ لیکن جب ہم کوئی چیز مانگتے ہیں تو ہمیں اس کا جواب گولیوں سے دیتے ہیں اب بھی بارہ چودہ ہیلی کا پڑڑیرہ بلکہ اور مری کے علاقے میں وہاں واقع کر رہے ہیں میرا گاؤں ان سے نزدیک ہے آوازیں روزانہ ہم سنتے ہیں اور وہاں پر دھماکے کی آوازیں آتی ہیں جائے اس کا ازالہ کیا جاتا کہ نواب صاحب شہید ہوئے نواب بالاچ مری شہید ہوئے بلوچستان کے بہت سارے لوگ شہید ہوئے اس کے بجائے وہاں پر فوج پر فوج بھیج رہے ہیں ایف سی بھیج رہے ہیں ہیلی کا پڑ روہاں پر جا رہے ہیں بمباری ہو رہی ہے اور بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں اور مسنگ پرسن ہمارے ابھی تک گم ہیں وہ نہیں واپس ہوئے بلکہ

مری جو بیچارے آپریشن کی وجہ سے بلا وجہ اُنکے اوپر بمباری کی گئی انگوائی پنے گھروں سے نکالا گیا ان کو وہ جعفر آباد، نصیر آباد، سبی اور سندھ کے علاقوں میں انکے پاس کھانے کے لئے ایک وقت کا بھی نہیں ہے کہ وہ کھا سکیں انکی حالت یہ ہے تو سردار شاء اللہ زہری صاحب کی جو قرارداد ہے اس کے مطابق انکے لئے صوبہ بلوچستان مرکز سے بھی فنڈ لے اور صوبہ بلوچستان سے بھی فنڈ حاصل کر کے بگٹی، مری، مینگل یا جو بھی ہمارے لوگ نقل مکانی کر کے اپنے وطن سے باہر گئے ہوئے ہیں ان کو آباد کیا جائے اور بلوچستان گورنمنٹ بھی اپنی طرف سے انکو فنڈ مہیا کرے اسکے علاوہ جو لوگ اتنی بڑی یعنی کہ 95% گیس ہم دے رہے ہیں کھربوں روپوں کا بجٹ جو پاکستان کا بن رہا ہے ہمارے ایک سو ایک بندے انہوں نے نکالے ہیں ان کو برداشت نہیں کر سکتے ہیں نواب صاحب کی فیملی کے افراد کو رائٹی سے محروم کیا گیا ہے انکی رائٹی تو ان کو نہیں ملتی ہے ندوہ رائٹی دیتے بھی ہیں لیکن وہ پی پی ایل سے ان کو نکالا گیا ہے یہ افسوس ناک مقام ہے تو یہ جو ملازمین ہیں ان کو بحال کیا جائے اور بلکہ وہاں کے اور لوگوں کو مزید ملازمتیں دی جائیں اور جو لوگ نقل مکانی کر کے چلے گئے ہیں ان کو دوبارہ آباد کیا جائے اور بڑی بات یہ ہے کہ آپریشن بند کیا جائے آپریشن اس وقت بھی ہو رہا ہے چار دفعہ پہلے بھی آپریشن ہوئے ہیں ہمارے بلوچستان میں بگٹی، مری، زہری اور مینگل کے علاقے میں اور اب پھر نوٹکی میں اور علاقوں میں آپریشن ہو رہے ہیں اس کو بند کیا جائے یہ اس قرارداد کو اسکے ساتھ منسلک کیا جائے یعنی کہ ان کو بحال بھی کیا جائے اور آپریشن کو بھی بند کیا جائے۔

جناب اپیکر: جی جان علی صاحب۔ سرا نکے بعد جان علی، گجر صاحب اور پھر آپ بات کریں۔

جان علی چنگیزی (وزیر کوالٹی ایجوکیشن): مہربانی جناب اپیکر! سردار شاء اللہ صاحب نے جس مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے میں شروع ہی سے امن کا پاسدار رہا ہوں میں ہمیشہ سے کہتا ہوں کہ جب تک امن نہیں ہو گا یہاں ترقی نہیں ہو گی تو امن کے لئے جو فارمولہ ہے وہ یہ نہیں ہے کہ ایک طرف سے آپریشن ہو اور دوسری طرف ہم آرام سے بیٹھ رہیں اور ہم امن کی بات کرتے رہیں میں بھی آپریشن کی مخالفت کرتا ہوں میں بھی چاہتا ہوں کہ وہاں جو لوگ نکالے گئے ہیں وہ فی الفور ایک تو انہیں بحال کیا جائے پھر جو لوگ نقل مکانی کر چکے ہیں کہیں اور انکی آبادکاری کے لئے انکی بحالی کے لئے بھی ایک فنڈ قائم کیا جائے اگر

دوسرے ایک پی ایز دس لاکھ روپے فنڈ ز کا اعلان کرتے ہیں تو میں 20 لاکھ روپے فنڈ ز کا اعلان کرتا ہوں۔
 (ڈیک بجائے گئے)

جناب اپیکر: جی اسماعیل گجر صاحب، پھر جعفر مندو خیل صاحب۔

محمد اسماعیل گجر (وزیر کیوڈی اے): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اپیکر صاحب! جناب محترم سردار ثناء اللہ زہری صاحب کی طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی ہے میں نے اس دن بجٹ speech میں بھی یہ بات کہی کہ جب ہم شروع میں اس اسمبلی کے اندر آئے بیٹھ کر ہم نے ڈیرہ بگٹی کو ڈسکس کیا اس کے اوپر بحث مبارحتے چلے کو ہلو کے اوپر چلے لیکن ہم اس کے اوپر کوئی پیش رفت نہیں کر سکتے ہیں انکی آباد کاری کے سلسلے میں میں نے اس دن speech میں یہ کہا کہ جس طرح ہم میں اپنے بجٹ کا ایک پراللم تھا اسکے لئے ہم نے ایک کمیٹی تشکیل دے کر وفاقی سطح پر ہم لوگوں نے کوششیں کی تھیں تین ارب روپے اس کے لئے ہم لائے اور اپنے بجٹ کو move کیا میں یہی چاہوں گا میری ایک تجویز ہے اس سلسلے میں بھی جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے اپنی پارٹی کے دوسرے جو ہمارے ممبر صاحبان ہیں میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں بھی کمیٹی بنائی جائے اور ان کو آباد کرنے کے لئے کوششیں وفاقی سطح پر بھی کی جائیں جہاں تک سردار اسلام بن بخش صاحب نے پارٹی کی بات کی پاکستان پیپلز پارٹی کی وفاقی سطح پر صوبائی سطح پر میں ان کو یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ اس سطح پر پاکستان پیپلز پارٹی کے نوابزادہ حاجی لشکری ریسنسی اسٹریٹ کو کوششیں کر رہے ہیں آصف علی زرداری صاحب کے ساتھ وہ چیئرمین ہیں جو پارٹی کے وہ بھی ڈسکس ہوا ڈیرہ بگٹی کی آباد کاری کے سلسلے میں با بر اعون صاحب بھی یہاں تشریف لائے پھر آصف زرداری صاحب نے یہاں اسی سلسلے میں آنا تھا کہ ایک کمیٹی بنائی کر اپنے قبائلی لوگوں کے اوپر اس کو دیکھ کر ایک خصوصی پیکچ کو پارٹی کی سطح پر اناونس کیا جائے جہاں تک ملازمین کا تعلق ہے جو ڈیرہ بگٹی کے سوئی کے ملازمین کو نکالے گئے ہیں ملازمین کی جو قرارداد ہے میں انکی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور وفاقی سطح پر یہ سوئی کے ملازمین کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے لہذا ہم انشاء اللہ سردار صاحب کی اس قرارداد کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب اپیکر: جی جعفر خان صاحب، اس کے بعد منسٹر لوکل گورنمنٹ۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: شکریہ جناب اپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ سردار صاحب نے یہ

قرارداد جو پیش کی ہے میں اپنی پارٹی کی طرف سے اسکی حمایت کرتا ہوں کہ جو لوگ نکالے گئے ہیں سوئی گیس فیلڈ سے یا پی پی ایل سے ان سب کو بحال کیا جائے جیسا کہ سندھ میں بحال کئے ہیں اسی طرح یہاں بھی بحال کیا جائے اور خصوصی طور پر یہ لست میں دیکھ رہا ہوں جو مہیا کی گئی ہے بقا یا تو مجھے ڈیٹیل پتہ نہیں ہے شاید اور لوگ بھی ہوں ایک جگہ نوازراہ جمیل اکبر گٹھی صاحب نکالے گئے ہیں ان کا نام اس لست میں شامل نہیں ہے ان کا بھی اگر آپ پتہ کروالیں کہ ان کا نام اس میں شامل کیا جائے نواب صاحب کے فرزند ہیں مجھے نظر نہیں آیا سرا! تو میں سمجھتا ہوں ظاہر ہے انکی فیملی متاثر ہوئی ہے ان کا نام اسکیں شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: سردار شناع اللہ نے ذکر کیا تھا اپنی تقریر میں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل: ہاں اپنی تقریر میں ذکر کیا تھا میرے ساتھ بھی بات کی تھی اور یہ معاملہ جو ہے بلوجہستان کے جو ایک کمیٹی بنائی ہوئی فیڈرل گورنمنٹ نے اس سلسلے میں پہلے بھی میرا بیان آیا تھا میں سمجھتا ہوں نوازراہ لشکری صاحب وہ تو اس صوبے کے حالات بہتر طور پر سمجھتے ہیں وہ ایک بہتر رول ادا کر سکتے ہیں جو کمیٹی کے ممبر ان میں نے دوسرے فنڈوں کی تھے غالباً اس کی پوری ڈیٹیل بھی میرے علم میں نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بلوجہستان کے دوسرے قد آور شخصیات جو ہیں جو کہ ہمارے قابلی ایک طریقہ کار ہے ان کو بھی انسان اعتماد میں لیں تاکہ اس کا ایک بہتر رزلٹ آجائے اس کمیٹی میں وہ بھی شامل کیے جائیں کیونکہ بقا یا اسیں رول ادا کر سکتے ہیں سردار شناع اللہ خود ہیں سردار اسلام بن بنجو، نواب صاحب اسلام ریس انی خود ہیں گورنر صاحب ہیں اسی طرح سردار عطاء اللہ مینگل، محمود خان اچھزی اور مولانا شیرانی صاحب ہیں یہ بڑے بڑے جو ہمارے سیاسی یا قومی لوگ ہیں ان کو بھی شامل کیا جائے تاکہ وہ بہتر طور پر جن کو اس مسئلے کے حل کا اندازہ بھی ہے کہ یہ کس طریقے سے حل ہو سکتا ہے با براعون صاحب ایک اچھے وکیل ہیں لیکن بلوجہستان کے حالات کا شاید ان کو اچھی طرح پتہ نہ ہو جتنا ہم لوگوں کو پتہ ہوتا ہے دوسرا یہ گیس کے ملازم میں کا تو حق بنتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کا آپ constitution دیکھ لیں جہاں سے گیس نکلتی ہے اس شخص کا اس میں حصہ ہوتا ہے جس کی زمین سے نکلتی ہے وہ تو ایک بہت اچھا قانون ہے کم از کم یہ قانون بنایا جائے کہ جس علاقے سے کوئی منہل نکلتی ہے بڑے لیوں کے اوپر جیسے گیس ہے۔ یہ پندرہ

فیصلہ ہو میں فیصلہ ہوتا کہ اس آمدن سے لوگوں کی ڈولپمنٹ ہو لوگوں کی حالات زندگی بد لیں پھر ہر آدمی آئے گا اپنی زمین پیش کرے گا ہر ضلع آئے گا اپنی زمین پیش کرے گا کہ یہاں آ جائیں یہاں سے ڈولپمنٹ کریں یہاں سے ما نیز نکالیں یہاں سے گیس نکالیں اور اگر ہمارے علاقے میں کوئی خرچ ہوتا ہے تو یہاں خرچ کریں تو اس سے ایک ثابت اثر پڑے گا اور جب بلوچستان میں کمیٹی بنی تھی اس وقت بھی ایک تجویز پیش کی تھی کہ اسٹیٹ ہو ٹھرکا ان کے مفاد کا خیال نہیں رکھیں گے تو اس وقت تک یہ اختلافات کبھی صحیح نہیں ہو سکیں گے۔ مجموعی طور پر اس قرارداد کی بحث میں یہ کوئی دوچار پوائنٹ میں اس معزز ایوان کے نوٹس میں لا یا ہوں اور آپ لوگوں کے نوٹس میں لا یا ہوں اور پہلے بھی میں نے یہ تحریری طور پر کہا ہے اور دوسرا یہ خاص جو قرارداد ہے اس میں اگر آپ چاہیں نواب جمیل اکبر بگٹی کا نام بھی شامل کر دیں۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: جمیل اکبر بگٹی خان کا نام اس میں شامل کیا جائے۔ جی منستر لوکل گورنمنٹ!

عبدالحق بشر دوست (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں چیف آف جھالاوان سردار نالہ زہری وزیر ایمس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی ہے میں اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور یہ جو ان میرے پاس بھی آئے تھے اور مجھے بھی کہا تھا کہ آپ اس بارے میں اس بیلی میں ہماری مدد کریں لہذا میں اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں اس پر مزید یہ کہوں گا کہ جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اس کا سب اس بیلی کو معلوم ہے یہ کون لوگ تھے اور کہاں ہیں۔ کس نے کیا ہے ریٹائرڈ جزل۔ جس نے نواز شریف کے خلاف قدم اٹھایا وہ بھی غیر آئینی تھا بلوچستان میں جو آپریشن کئے گئے تنصیبات کی حفاظت کے نام پر وہ بھی غیر آئینی تھے جس طریقے سے اکبر بگٹی کو شہید کیا گیا وہ بھی ایک غیر انسانی اور غیر اسلامی اور ہماری قبائلی روایات کے منافی ایک انداز تھا اس کے علاوہ بے نظیر بھٹو کو شہید کیا گیا وہ بھی ایک سفا کانہ انداز تھا اور اس کے علاوہ سو اس میں جو مولا نا فضل الرحمن صاحب پر حملہ ہوا وہ بھی ایک انتہائی سفا کانہ انداز تھا اس طرح اگر بڑے بڑے لوگوں پر بھی حملہ کرتے رہے اور ان کو نشانہ بناتے جائیں گے تو اس سے ملک کی حالت بہتری کی طرف نہیں جائے گی بلکہ اس سے مزید حالات خراب ہوتے جائیں گے۔ وزیر خزانہ صاحب اور احسان شاہ صاحب اس طرف توجہ فرمائیں کیونکہ اس وقت

بہت اہم بحث ہو رہی ہے ان کو یہ توجہ دینی چاہئے کہ میں بلوچستان اسمبلی سے اس لئے بہت نالاں ہوں کہ آپ لوگ ہمیشہ یہ بات تو کرتے ہیں پہلے بھی میں نے یہ کہا ہے کہ بلوچستان میں ظلم ہو رہا ہے اس سے کوئی انکار بھی نہیں کرتا نہ کوئی اس سے انکار کر سکتا ہے لیکن آج یا اس سے پہلے صوبہ سرحد میں جو مظالم ہوئے ہیں وہاں پشوتوں پر جو ظلم ہوئے ہیں ان پر جو مظالم ڈھائے گئے ہیں ان کے متعلق بھی آواز اٹھانی چاہئے ان کی دوبارہ بھالی کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ (آذان)

جناب اسپیکر: جی بشرط دوست اپنی تقریر یا جاری رکھیں۔

عبدالحق بشرط دوست (وزیر بلدیات): جناب! ہمیں ان کی طرف دھیان دینا چاہئے ان پر ظلم ستم بند ہونا چاہئے لہذا یہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ان کے حق میں بھی یہ ایوان قرارداد پاس کرے اور یہ قرارداد بھی پاس کرے کہ یہ جو غلط فہمی ہے کہ سردار صاحب کی تقریر سے غلط تاثر لیا گیا لیکن میں ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مشرف دور میں جو بلوچستان کے اندر آپریشن کیا گیا ہے اس میں جمیعت العلماء اسلام شامل نہیں تھی اس میں جمیعت العلماء اسلام کے کارکن شامل نہیں تھے ان میں دونین چار افراد ہو سکتے ہیں لیکن اس میں جمیعت العلماء اسلام مکمل شامل نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی رسمی صاحب۔

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹکسیمیشن): جناب اسپیکر! یہ جو قرارداد سردار صاحب نے پیش کی ہے میں اس کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور اس پر جو سارے بھائیوں نے بحث کی ہے اس وقت جو ڈاکٹر صاحبہ کا کیس ہوا اس میں ایسے کافی ناموں کو شامل کیا گیا جن کا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں تھا اس میں شکریہ ادا کرتا ہوں گورنر صاحب کا جس نے دو آدمیوں کے ایف آئی آر سے نام نکالے گئے ہیں ایک ہمارے بھٹی ہے جس کی عمر 75 سال کے قریب ہے اس میں ان کا نام بھی دیا ہوا ہے میں یہ ایکم صاحب سے روئیست کرتا ہوں کہ وہ اس میں ذاتی دلچسپی لیں تاکہ یہ بزرگ جیل سے باہر آ جائیں۔ دوسرا میں یہ کہوں گا کہ گیس ہماری ہے بلوچستان کا حق ہے سوئی سے لے کر کراچی، اسلام آباد، پشاور اور مری وہاں تک پہنچ چکی ہے لیکن ہمارے بلوچستان میں یہ گیس نہیں پہنچی ہے ایسے علاقے ہیں جہاں گیس دی جا سکتی ہے۔ میں اس ایوان کے توسط سے گزارش کروں گا کہ پہلے گیس بلوچستان کو دی جائے بعد میں پنجاب

سندھ اور صوبہ سرحد کو دی جائے۔ شکریہ!

جناب اپیکر: مولوی محمد سرو ر صاحب!

مولوی محمد سرو موسیٰ خیل (وزیر محنت و افرادی قوت): شکریہ جناب اپیکر صاحب۔ جناب! میں سردار شناع اللہ زہری صاحب چیف آف جھالا والان کی قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے یہ کہوں گا انہوں نے اچھی قرارداد پیش کی ہے اور آپ پچھلی حکومت میں ڈپٹی اپیکر تھے آپ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ پچھلی حکومت میں جو کچھ ہوا ہے کس کے حکم پر ہوا اور وہ کون تھے کس کی مرضی سے یہ ہوا ہے مجھے سو فیصد یقین ہے نہ اس وقت کی جمعیت کو کسی نے یہ کہا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے اور آپ کی کیا مرضی ہے بلکہ ان کو تو رہنے دیں اس وقت کا جو چیف ایگزیکٹو تھا اس کو بھی کسی نے نہیں کہا کہ جام صاحب ہم آپ کے صوبے میں آپریشن کرنا چاہتے ہیں آپ کے صوبے میں لوگوں کو مار رہے ہیں آپ کا کیا خیال ہے آپ اس کی اجازت دیں گے اس لئے کہ یہاں نواب صاحب نے ہمیشہ یہ کہا تھا کہ زور آور جب بھی یہاں آیا ہے اس نے کسی سے یہ نہیں کہا ہے کہ میں آرہا ہوں آپ تیار ہو جائیں وہ زور آور ہے اسکی جب مرضی ہو دوڑ لگا دیتا ہے اور انسانوں کو وہ مینڈک کی طرح روندہ لاتا ہے۔ جناب اپیکر! جمعیت العلماء اسلام کی ایک صاف سترھی سیاست رہی ہے جب سے وہ معرض وجود میں آئی ہے آپ کو یاد ہو گا کہ اس صوبے میں جب سب سے پہلے یہ حکومت تشکیل پار ہی تھی اس صوبے کو اس صوبے کا درجہ ملا تو ہم نے سب سے پہلے محترم سردار عطاء اللہ مینگل کو حکومت بنا کر دی تھی یہ ریکارڈ پر ہے جب صوبہ سرحد میں ہماری حکومت تھی اور یہاں ہم سردار عطاء اللہ مینگل کے ساتھ شریک تھے جب عطاء اللہ مینگل کی حکومت کو ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے غیر قانونی طور پر بطرف کیا تھا جناب! یہ ریکارڈ پر ہے تو ہمارے چیف منستر صوبہ سرحد مر جم مولانا مفتی محمود نے اپنے اقتدار اور کرسی کو ٹھوکر مار کر عطاء اللہ مینگل کا ساتھ دیا تھا۔ جناب والا! تھا لق کو آج کیوں چھپایا جا رہا ہے ہم نے اسی سردار عطاء اللہ مینگل کو اور بعد میں اختر جان مینگل کو حکومت بنا کر دی تھی آخری وقت تک ہم نے ان کا ساتھ دیا اور کہا تھا کہ آپ نہ ہیں ہم آپ کی ساتھ ہیں اور جب تک وہ نہیں ہلا ہم ان کے ساتھ رہے۔ جب اس کو اپنے ساتھیوں نے کہا کہ ہم آپ کو چھوڑ کر جا رہے ہیں تو تب سردار اختر جان مینگل نے استغفی دیا تھا۔ جناب اپیکر! بے وفائی نہیں جمعیت العلماء اسلام وفادی کا

ریکارڈ رکھتی ہے اس صوبے میں بھی۔ اور بعد میں اس شہید کو بھی حکومت بنانے کر دی۔ جناب! ہم نے قوم پرستوں کو بھی حکومتیں بنانے کر دیں اور وہ نہیں چلا سکے جناب! اس میں جمیعت العلماء اسلام کا کیا قصور تھا میں سردار شناع اللہ صاحب کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔ شکریہ!

جناب اپیکر: thank you طارق بگٹی صاحب!

طارق حسین مسروی بگٹی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اپیکر صاحب! یہ قرارداد جو سردار شناع اللہ زہری صاحب نے پیش کی ہے میں اس کی کچھ حد تک حمایت کرتا ہوں اس کے ساتھ پی پی ایل کی زیادتیاں دیکھی جائیں تو وہ صرف یہ نہیں ہیں جو سردار شناع اللہ زہری صاحب نے لست دی ہے اس کے بعد جو appointments ہو رہی ہیں اسکیں بھی سندھ سے لوگ بھرتی کئے جا رہے ہیں ناکہ بلوچستان سے یا ڈیرہ بگٹی سے ان لوگوں کو یہاں تعینات کیا جا رہا ہے اس کے بعد جو پاکستان پیپلز پارٹی نے جو کمیٹی تشکیل دی تھی بابر عوان صاحب آئے تھے میری ان سے بھی بات ہوئی تھی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں جو سردار شناع اللہ زہری صاحب ہیں یا اور کئی سردار ہیں یہ قبائلی مسئلے قبائلی طریقے سے ہی حل کئے جاسکتے ہیں جو جعفر خان مندوخیل نے بات کی تھی میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ ہمارے مسائل اس قبائلی طریقے سے حل کئے جاسکتے ہیں۔ میں سردار شناع اللہ زہری کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں یہ میرے ضلع سے متعلق ہے اور ان ملازمین کو بحال کیا جائے۔

جناب اپیکر: اسد بلوج!

میر اسد اللہ بلوج (وزیر راعت): جناب اپیکر! سردار شناع اللہ صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اس کی حمایت کرتے ہوئے بات کو آگے بڑھاؤں جناب اپیکر! بلوچستان آج سے نہیں ہر وقت سے جب سے یہ اسمبلیاں معروض وجود میں آتی رہیں مختلف مصیبت مختلف مسئلے مختلف زیادتیوں کے حوالے سے اس اسمبلی کی فلور میں قراردادیں پیش ہوتی گئیں کتنے پر عمل ہوا کتنے پر نہیں ہوا وہ آپ کی لا بیری میں پڑی ہوئی ہیں جہاں تک مرکزی حکومت کا تعلق ہے ہر وقت بلوچستان کے ساتھ ایک کالونی ایک نو آبادیاتی طرزِ عمل پر سلوک کیا گیا، گیس کے حوالے سے سوئی اُس مقام کا نام ہے جہاں سے گیس نکلتی ہے اتنی debate اتنی لڑائی قانونی طور پر اسمبلی کی فلور پر اسمبلی سے باہر یہاں کی جتنی پوچیں کل پارٹی

تھی جتنی شخصیت تھی جتنی جگ ہوئی لیکن آج تک سوائے مایوسی کے بلوچستان کے عوام کو کچھ نہیں ملا بلوچستان میں آمروں کے دور میں وہ فیصلے کئے گئے جس سے بلوچستان کے عوام کو سوائے مایوسی اور تباہی کے کچھ نہیں ملا چاروں اطراف میں آج بھی دیکھا جائے ایوبی دور آمرانہ گزر بلوچستان کے قلات کے دل میں نواب نوروز خان اور ان کے ساتھی دفن ہیں جنزل خیاء کے دور کو اگر دیکھا جائے کنجدی میں حمید شہید کی قبر بلوچستان کے لوگوں کے ذہن میں ہے وہ بھی نہیں بھولیں گے اور مشرف کے دور میں نواب اکبر خان بگٹی کو شہید کیا گیا ان کو بھی بلوچستان کے عوام نہیں بھولیں گے جہاں تک ظلم اور زیادتیوں کا تعلق ہے ڈیرہ بگٹی بلوچستان کا وہ مکڑا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے وہ معدنیات گیس کی شکل میں پیدا کی ہے کہ پورے پنجاب کے کارخانے فیض یا ب ہیں لیکن اس کے بد لے ہمیں کیا دیا کھ، تکلیفیں اور مایوسی ان کے لئے قانونی طور پر اس اسمبلی کی فلور پر ہم تو جگ لڑ رہے ہیں لیکن اسلام آباد کے اون حکمرانوں کا وہ ہوش کا نامن لینا چاہیے کہ ظلم اور زیادتی سے قوموں پر حکمرانی نہیں کی جاسکتی ہے اس لئے پاکستان ساٹھ سال کے بعد یہاں یہ قومی سوال جو ہے اب تک یہ حل نہیں ہوا کہا پاکستان میری حیثیت میں وہ قوم نہیں بنائیں آج بھی پشتون پشتون ہیں بلوچ بلوچ ہیں، سندھی سندھی ہیں اسلئے کہ ان میں وہ سکت نہیں تھی کہ سب کو ساتھ لیکر چلے آج صوبوں میں جوزیا دیاں سندھ کے ساتھ ہوئیں جوزیا دیاں سرحد کے ساتھ ہو رہی ہیں وہی آج بلوچستان کے ساتھ ہو رہی ہیں اسلئے کمزور سے کمزور ترین گورنمنٹ اس وقت جو کرزی گورنمنٹ ہے وہ بھی یہ کہہ رہی ہے کہ میں آ کے جو میرے دشمن ہیں میں اون کو پاکستان میں گھس کے ماروں گا یہ اون حکمرانوں کیلئے ایک سوالیہ نشان ہے بلوچستان کے عوام اپنی روایتی ثقافت رسم و رواج کو برقرار رکھتے ہوئے کسی امر کے سامنے کبھی جھکنے نہیں تین دفعہ فوج کشیاں ہوئیں شکست آمروں کی ہوئی ہے اگر وہ اس نکتہ نظر پر طاقت کی زور پر کسی قوم کو غلام بانا چاہتے ہیں ان کی بہت بڑی بھول ہو گی ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قرارداد بلوچستان کے پورے عوام اس کو سپورٹ کریں گے اور اس ملک کے ساتھ غلامانہ زندگی کے ساتھ جس طریقے سے نوآبادیاتی طرز عمل سے ہمیں ڈیل کیا جا رہا ہے اگر آج ریفرنڈم آپ کریں بلوچستان کے عوام پنجاب کے اس رویہ کے ساتھ آج ہی ریفرنڈم کریں اس ملک کے ساتھ نہیں رہیں گے۔ ہم اس وقت ایک ساتھ چلیں گے جو برابری کی بنیاد پر بلوچستان میں جو ریسورسز ہیں، جتنی معدنیات ہیں بلوچستان کی کھوست

، بلوچستان کی آب و ہوا بلوچستان کو مجموعی طور پر قدرت نے جود ولت دی ہے یہ اسلئے نہیں دی ہے کہ اس کو لوٹ کے لا ہور کو آباد کیا جائے ابھی لا ہور کی ترقی بلوچستان کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتی بلوچستان میں ایجوکیشن، ہیلتھ، ایگر یکلچر تمام جو ضروریات ہیں اس وقت بلوچستان کے لوگ ان سے محروم ہیں جو بنیادی حقوق ہیں صرف بلوچستان کے عوام کے ساتھ زیادتیاں ہوتی ہیں آپ کے آئین میں جناب اپنیکر صاحب! لکھا ہوا ہے کہ جہاں سے جو معد نیات نکلتی ہیں پہلے ان لوگوں کا حق بتا ہے جائے حق دینے کیلئے بندوق کی نوک سے ان سے بات کی جاتی ہے یہ کہاں کا انصاف ہے اگر اسلام آباد والے یہ سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ ہم جتنا ظلم کریں یہ بات برداشت کریں گے برداشت کی ایک حد ہوتی ہے یہ ملک چالیس سال کے بعد نما اسلامی رہانا جمہوری، جمہوری ملک اگر ہوتا تو آج بلوچستان کے ساتھ یہ نہیں ہوتا اگر اسلامی نکتہ نظر سے دیکھا جائے وہاں بھی انصاف ہے یہ نہیں ہو سکتا ہے لیکن جس طریقے سے انہوں نے اس عمل کو آگے بڑھایا آج اُس کے اثرات یہ ہیں کہ بلوچستان کے لوگ ظلم کے خلاف پہاڑوں پر گئے ہیں وہ لوگ دہشت گرد نہیں ہیں آج میں اس فلور پر کہتا ہوں وہ حریت پسند ہیں حق کی خاطر لڑ رہے ہیں اور اگر ہمیں حق دیا جاتا ہے اگر ہمیں ساتھ چلنے کی وہ صلاحیت رکھتے ہیں تو بلوچستان کی اس اسمبلی میں اُس وقت نواب اسلام ریسنسی کی قیادت پوری بلوچستان اسمبلی ان کے ساتھ ہیں ان کو یہ چائے کہ اس اسمبلی کی قرارداد اسمبلی کے موقف یہاں کے لیڈر شپ کے موقف کا احترام کرتے ہوئے ہمارے جو حقوق پچھلے ادوار میں غصب ہوئے ہیں وہ دے دیں آج انگریزی UNA کے چارٹر میں آپ پڑھ کے دیکھیں اگر یہ اسمبلی یہ قرارداد پاس کرے کہ ہم اس ملک کے ساتھ نہیں رہیں گے تو قانونی طور پر جو سپر طاقت ہے وہ اپنی فوج یہاں لاسکتی ہے یہ انگریزشناں قانون ہے اور یہاں اس وقت پیشہ بندے بیٹھے نہیں ہیں جناب اپنیکر صاحب! بلوچستان کے ساتھ لا کھ عوام کا نمائندہ وہ لوگ بیٹھے ہیں جو بلوچستان کی پوری نمائندگی کر رہے ہیں ان کی آواز کو سُنیں ان کی فریاد کو سُنیں اور اصولوں پر میٹھے کے ان کے ساتھ چل جیسے ہمارے بجٹ سیشن میں جو سلسلہ چل رہا تھا تین ارب روپے کیلئے سب دوستوں نے کہا بہت بڑی مہربانی میں کوئی مہربانی شکریہ ادا نہیں کر سکتا جناب وزیر اعظم کا، ہم حق کیلئے گئے ہمیں خیرات دی گئی ہم حقوق کیلئے گئے ہمیں خیرات جیسے فقیروں کو دی جاتی ہے تو یہ کہ بلوچستان کے ساتھ جتنی زیادتیاں ہوئی تھیں بمحیثت ایک

ڈیموکریٹک جو گورنمنٹ آئی ہوئی ہے اُن کو یہ چاہیئے تھا کہ بلوچستان کو وہ پیش کیج دیتے کہ ہم عوامی بحث بنانے میں کامیاب ہوتے یہ بحث بالکل عوامی نہیں تھا ہم جھوٹ کیوں بولیں نظریہ ضرورت کے تحت ہماری مجبوریاں تھیں اور یہ سلسلہ اُس وقت تک چلتا رہے گا جب ہم برداشت کریں گے اس لئے جناب اپیکر صاحب! ہم سمجھتے ہیں کہ صوابدیدی فنڈ ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جہاں زندگی آتا ہے جہاں طوفان ہوتا ہے وزیر اعظم صاحب جا کر وہاں کچھ اعلان کرتے ہیں بلوچستان میں شروع سے کوئی گھر آباد نہیں ہوا ان گھروں کو آباد کرنے کیلئے تین ارب روپے اگر نواب صاحب کی قیادت میں ہم سعودی یا خلنج کے کسی بھی شخ کے پاس جاتے وہ دس ارب روپے ہمیں دیتے لیکن افسوس کے ساتھ ہمارے اوپر بہت بڑا احسان وہ ڈال رہے ہیں کہ تین ارب روپے دیئے بحث میں یہ جتنے بھی میرے دوست بلیٹھے ہوئے ہیں پی ایس ڈی پی میں ہم نے کسی کے حلقے میں ایک نئی اسکیم بنائی ہی نہیں، ہم جا کر اپنے علاقے میں ووٹروں سے کیا کہیں گے تو میں تھوڑا اس قرارداد سے ہٹ کے اُس سلسلے میں گیا جناب اپیکر صاحب! اس قرارداد کی مجموعی طور پر میری پارٹی بی این پی عوامی حمایت کرتے ہوئے اس بیلی اور اس بیلی سے باہر استھانی قوتون کے خلاف اڑتی رہے گی اس حوالے سے بلوچستان کی راجہ زبانش تحریک زندہ با استھانی قوت مردہ باد میں اس قرارداد کو مکمل سپورٹ کرتا ہوں، مہربانی۔

جناب اپیکر: thank you آپ بات کریں گے امین صاحب؟

میر محمد امین عمرانی (صوبائی وزیر): جناب اپیکر! سب سے پہلے تو میں سردار ثناء اللہ زہری چیف آف جھالا و ان کی اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے میں یہ ضرور کہوں گا کہ گیس ملازمین کو بطرف کئے گئے ہیں یا تو ایک طرف سے نواب محمد اکبر خان بھٹی کے خاندان ہونے کا اُن پر اتزام ہے یا پھر مشرف کا ساتھ نہ دینے کی وجہ سے بطرف کر دیئے گئے جناب عالی! مرکز کا ہمارے اداروں کا ہمیشہ بلوچستان کے اندر یہ رویہ رہا ہے کہ جس نے بھی حق کی آواز بلند کی اُس کو کچل دیا گیا جو کہ ساٹھ سالوں سے یہ روایت رہی ہے جناب والا! یہ دیکھ لیں ان دو، چار سال کے اندر جو لوگ ڈیرہ بگٹی اور مری کے علاقوں سے نقل مکانی کر کے وہاں سے چلے گئے وہ آج اُس کسپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں آپ روڈ پر جائیں وہاں پر آپ کو بچ عورتیں بھیک مانگتے ہوئے ملیں گے وہ ہاتھ پھیلارہے ہیں تو ان کو کچھ ملے تاکہ ایک دن یادو دن کیلئے آٹا یا

سامان لیکر اپنی زندگی گزار سکتیں جناب عالی! اگر اس قسم کا یہ سلسلہ جو ہمیشہ سے رہا ہے آئندہ بھی رہا تو میرے خیال میں جس طرح مرکز کے اندر بھی ہمارے کچھ دوستوں نے یہی کہا ہے کہ بلوچستان اُس حد تک نکل جائے گا کہ ویزا لیکر یہاں آنا پڑے گا تو شاید وہ حق بجانب ہواں معاملے میں دوسرے نمبر پر کچھ دوست جو یہاں اس وقت موجود بھی ہیں اور اُس وقت ہماری جمہوری وطن پارٹی کا حصہ بھی تھے جب

نواب صاحب شہید ہوئے اُن کی شہادت پر اُن کو فسوس تو نہیں ہوا۔-----

جناب اپسیکر: نہیں یہاں پر کوئی personal attack نہیں پلیز آپ قرارداد تک محدود رہے۔

پلیز آپ اُس قرارداد تک محدود رہے۔

میر محمد امین عمرانی (صوبائی وزیر): تو اس حوالے سے جناب! میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہوئے میں نواب صاحب سے کہوں گا کہ کمیٹی بنا کر مرکز سے ان کی دوبارہ بحالی کیلئے کوششیں کریں۔

Thank you sir!

جناب اپسیکر: thank you ظہور بلیدی صاحب، پھر اُس کے بعد عبدالرحمن صاحب۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے / ربی سی ڈی اے): جناب اپسیکر صاحب! جو قرارداد سردار ناء اللہ صاحب نے پیش کی ہے میں اُس کی مکمل حمایت کرتا ہوں اور یہ آپ کے توسط سے کہتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی معدنیات نئکتی ہیں عالمی قوانین کے تحت وہاں کے لوکلز اور جس کی زمین سے نئکتی ہیں اُس کو وہاں پر رائٹی دی جاتی ہے اور ملازمتوں کے حوالے سے جو ملازمتیں وہاں ہوتی ہیں سب سے پہلے وہاں کے لوکلز کو دی جاتی ہیں اور اس کے بعد وہاں کے صوبے کو دی جاتی ہے لیکن بلوچستان میں اس کے برعکس ہے پچھلے پانچ سالوں سے جو معاملہ چل رہا ہے اُس میں ایک تو بلوچستان کے ساتھ زیادتیاں کی گئی ہیں تو ان زیادتیوں کے حوالے سے لا اپہٹا ہے اور وہاں پر آپریشن کا سلسلہ اور نواب محمد اکبر خان بگٹی اس میں شہید ہو گئے ہیں اور دوسرا بڑا factor ہے وہ سوئی گیس ہے چونکہ سوئی گیس بلوچستان میں پورے پاکستان میں تقریباً 35% ازرجی پورا کر رہی ہے لیکن بلوچستان کے وہاں ڈیرہ بگٹی ہے اور ہدو تین تحصیلوں میں سوئی گیس نہیں ہے تو جناب اپسیکر! جو ملازمتیں وہاں پر حکومت نے برخاست کر دی ہیں اگر یہ بحال نہ ہو تو اس سے یہی ثابت ہو گا کہ بلوچستان کے معاملے کو حل کرنے کیلئے وفاقی حکومت ابھی تک

سبحیدہ نہیں ہے تو میں سردار صاحب کی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور ان ملازمین کو بحال کیا جائے اور وہاں پر جتنی رائکٹی ہے اور دوسرے معاملات ہیں ان پر کمیٹی بنائی جائے اور وفاق سے بات کی جائے۔
شکر یہ جناب اپسکر!

جناب اپسکر: حجی عبد الرحمن صاحب!

میر عبد الرحمن مینگل (وزیر معدنیات): شکر یہ جناب اپسکر! سردار ثناء اللہ زہری کی یہ قرارداد بڑی اہمیت ہی رکھتی ہے قراردادیں تو پیش ہوتی ہیں لیکن مجھنے نہیں لگتا ہے کہ ان قراردادوں کے اوپر عمل ہو گا اس سے پہلے بھی اسی طرح قراردادیں اس اسمبلی میں پیش ہو چکی ہیں اس سے پہلے ہمارے دوستوں نے بلوجچستان کے حوالے سے پیش کی ہیں اور یہ قرارداد کی حد تک ان پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا ہے تو وہی اثرات ہیں پچھلی گورنمنٹ کے اب ہم یہاں بات کرتے ہیں تو دوست ناراض ہو جاتے ہیں کہ جی یہ ذاتیات ہیں اور واک آؤٹ کر کے چلے جاتے ہیں تو وہی آپریشن کے ابھی تک اثرات ہیں تو یہ جتنے بھی ملازم ہیں پی پی ایل کے یا دوسرے ڈیرہ بگٹی میں جوان کو بطرف کیا گیا ہے ان کو فوری طور پر بحال کیا جائے اور وہاں حالات ابھی تک وہی ہیں جو جام یوسف کے دور حکومت میں یا مشرف کے جوان کا کمانڈر جو جزیرہ تھا ان کی نگرانی میں یہاں جو کچھ ہوا اثرات وہی ہیں اس وقت گورنمنٹ پاکستان پیپلز پارٹی کی ہے وہ معانی بھی ایک طرف سے مانگ رہی ہے اور دوسری طرف یہ کہہ رہی ہے کہ بات چیت کے لئے مذکراتی کمیٹیوں کو تشکیل دیا ہے مختلف شخصیات کے نام تو اس طرح مسئلے حل نہیں ہوں گے یہ ابھی تک اثرات ہیں چل رہے ہیں جو آپریشن کی گرفتاریاں ہیں جو لوگ ابھی تک غائب ہیں سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں فوجی آپریشن وہی، پہلے ہوڑی تیزی تھی اس میں ابھی ہوڑا کم ہے لیکن جاری ہے ختم نہیں ہوا ہے تو سب سے پہلے یہ خدشات ہیں یہاں بلوجچستان کے عوام کے ان کو پہلے دور کیا جائیں اس کے بعد ایک بات بن جائے گی کہ چلو ایک حد تک لوگ جو ہیں بلوجچستان کے ہنی طور پر تیار ہوں تاکہ بیٹھ کر بات کرنے کے لئے بلوجچستان کے حوالے سے تو میں اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں سردار صاحب کی تو لہذا یہ قرارداد پاس تو ہو گی لیکن اس پر عملدرآمد مجھے مشکل نظر آتا ہے کہ اس پر ہو لیکن اللہ کرے کہ یہ بھی ہو جائے پچھلی قراردادوں کی طرح نہ ہو۔

thank you

جناب اپسیکر: thank you آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): جناب اپسیکر! Point of order!

جناب اپسیکر: جی سردار شناع اللہ زہری صاحب!

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): آپ سے request بھی ہے کہ اہم نوعیت کی قرارداد ہے صرف قرارداد کو پاس نہ کریں اس پر آپ اپنی روونگ بھی دیں۔ آپ سے امید کی جاتی ہے کہ جو لوگ اس سے تعلق رکھتے ہیں ان کو بلوائیں اور یہ جو ہمارے لوگ ہیں جس طرح سب دوستوں نے ہمارے ساتھیوں نے ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں سب نے متفقہ اس قرارداد کو پاس کیا ہے اور بلوچستان کے فرزند ہونے کے ناطے آپ سے بھی یہی موقع رکھوں گا کہ آپ اس پر روونگ دیں گے اور متعلقہ اداروں کو بلوائیں گے اور ہمارے لوگوں کے ساتھ جو زیادتیاں ہوئی ہیں انکا ازالہ کروائیں گے۔ بڑی مہربانی۔

جناب اپسیکر: چونکہ یہ قرارداد متفقہ رائے سے منظور ہوئی ہے اور بہت اہمیت کی حامل ہے اور اس کا تعلق بلوچستان میں ملٹری آپریشن کے نتیجے میں جتنے بھی سوئی گیس اور پی پی ایل کے ملازمین نکالے گئے ہیں ذاتیات کی بنیاد پر لہذا اسکی ٹری اسمبلی اس قرارداد کی کاپیاں آج ہی منسٹری پیٹرولیم (پی پی ایل) ایں ایں جی (سوئی سدرن گیس) کو دیں اور سوئی سدرن گیس اور پاکستان پیٹرولیم کے ہیڈس کے کہیں کہ پہلی تاریخ کو ان کا ایک ایک نمائندہ اسمبلی چیمبر میں آ کے اس بارے میں اپنی وضاحت کریں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): Point of order!

جناب اپسیکر: جی۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرف): جناب اپسیکر! آپ نے واضح احکامت دیئے ہیں لیکن میں جناب! اپنی معلومات کے لئے جانا چاہ رہا ہوں کہ اس سے قبل جتنی قراردادیں پیش ہوتی رہی ہیں اس ایوان میں ان کے ساتھ کیا ہوتا رہا ہے کیا وہ نہیں بھیجی گئی تھیں اور یا یہ لازمی ہے کہ ایوان کے اندر یہ روونگ دی جائے اور اسکی کہیں کہ وہ بھیجیں تب وہ بھیجے جاتے ہیں میں صرف اپنی معلومات کیلئے جناب! یہ جانا چاہ رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: نہیں یقیناً جاتی ہے جو بھی قرارداد بہاں پاس ہوتی ہے وہ تمام اداروں کو چلی جاتی ہے لیکن اگر وقت اور اہمیت دیکھی جائے تو ہو سکتا ہے ہفتہ آٹھ دس دن ہوتا ہے جب اس پر فائل ورک ہوتا ہے وہ سیکرٹری سے ہو کر اسپیکر کے پاس aproval کے لئے آتی ہے جب متعلقہ ادارے کو جانی چاہئے لیکن چونکہ mover نے ایک خاص درخواست کی تھی اور یہ بلوچستان کے عام لوگوں اور خاص کر کے انکے جو پچھلے ادوار میں ظم و زیادتی کا نشانہ بنے ہیں جس کے بارے میں میری بھی ذاتی رائے ہے کہ انکے ساتھ ناجائز ہوا ہے اور تمام اسمبلی کے ممبران نے بھی کہا لہذا میں پابند اسمبلی سیکریٹریٹ کو اس طرح کر رہا ہوں کہ اس کو آج ہی بذریعہ فیکس متعلقہ لوگوں کو بھیجیں چونکہ میں نے یہ کہا ہے کہ انکے ہیڈز اپنا پہلی تاریخ کو اسمبلی میں بھیجیں اور اسپیکر کے چیمبر میں آ کر اسکی وضاحت کریں تو لہذا سلئے میں نے یہ رو انگ دی ہے کہ آج ہی ان کو یہ نقول میں گی تب جا کروہ آئیں گے ورنہ نہیں ہو گا۔ شاہ صاحب! اگر آپ کو ان ملازمین کی بحالی پر اعتراض ہے تو آپ تقریر کر لیں تاکہ وہ بھی ریکارڈ پر آجائیں۔

سید احسان شاہ (وزیر صنعت و حرفت): آپ اس کو دوسرے رخ پر نہ لے جائیں۔ جناب اسپیکر! آپ میری گزارش تو سن لیں۔ جس دن اس کمپنی کے نمائندوں کو بلایا جائے گا اس دن چاہئے یہ کہ mover کو بھی ہونا چاہئے۔

جناب اسپیکر: mover بھی ہوں گے اس دن اسمبلی کا اجلاس ہے یقیناً میں کہوں گا لیکن اگر پھر بھی آپ کے کوئی تحفظات ہیں ان ملازمین کی بحالی پر ان کو ریکارڈ پر لے آئیں۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۰۰۸ء صبح دس بجے تک لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ اسمبلی کا اجلاس دو بجکر پھیس منٹ پر اختتم پزیر ہوا۔

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 28 جون 2008ء برطابق 23 جمادی الثانی 1429ھ/ ہجری بروز ہفتہ۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
1	وفہ سوالات۔	2
21	تحریک التوانہ نمبر 2 میجانب میر طھر حسین خان کھوسہ۔	3
26	منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے میزانیہ بابت سال 09-2008ء سرکاری کارروائی برائے قانون سازی	4
	وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی بلوچستان کے انسٹی ٹیوٹ آف انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ میجنمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1	5
26	مصدر 2008ء۔	
28	مشترکہ قرارداد نمبر 4 میجانب ہے پر کاش۔	6
38	قرارداد نمبر 5 میجانب سردار شنا، اللہ خان زہری وزیر ایمنی اے ڈی۔	7

